ادارہ علوم القرآن کی ایک اہم پیش کش

قرآنی مقالات

جس میں مولانا حمید الدین فراہیؒ، ان کے تلامذہ اور حاملین فکر فراہی کے قلم سے

- فلسفۂ نظم قرآن اور قرآن مجید کی ترجمانی کے اصول بتائے گئے ہیں۔
- بعض مشکل قرآنی آیات کی دل نشین تشریح کی گئی ہے۔
- بعض قرآنی مباحث پر اہم تحقیقاتی مضامین شامل ہیں۔
- اقسام القرآن کے سلسلہ میں افکار فراہی کی مدلل ترجمانی کی گئی ہے۔
- قرآنی تعلیمات: تقویٰ، خلوص اور مومن کی مطلوبہ صفات بیان کی گئی ہیں۔

موقر رسالہ "الاصلاح" میں نصف صدی پیشتر شائع شدہ نایاب مقالات کا ایک نادر انتخاب۔

عمدہ کاغذ، معیاری کتابت و طباعت، صفحات ۳۲۰

قیمت عام ایڈیشن ۵۵، لائبریری ایڈیشن ۷۰

ادارہ علوم القرآن، پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سر سید نگر، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

کتابیات فراہیؒ

ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی

ادارہ علوم القرآن

پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سر سید نگر، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

کتابیاتِ فراہیؒ

ڈاکٹر ظفرالاسلام اصلاحی

ادارہ علوم القرآن
پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سرسید نگر، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

سلسلۂ مطبوعات ادارۂ علوم القرآن (۲)

نام کتاب : ــــــــــ کتابیاتِ فراہی

نام مرتب : ــــــــــ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی

مطبع : ــــــــــ

طبع اول : ــــــــــ سنہ ۱۹۹۱ء

تعداد : ــــــــــ ۱۱۰۰

قیمت : ــــــــــ ۱۵ روپے

خوشنویس: غیاث الدین اٹاوی

ناشر:

ادارہ علوم القرآن

پوسٹ بکس ۹۹، سرسید نگر، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

Published by:-

Idarah 'Uloom al Qur'an
P.O.Box, 99.S.S. Nagar,
Aligarh - 202002.

فہرست

تقدیم

تحقیق و تصنیف کی دنیا میں کتابیات کی تیاری ایک اچھی روایت ہے۔ جس کی بنا مسلمان علماء نے صدیوں پہلے رکھی تھی۔ فہرست ابن ندیم (المتوفی ۱۰۰۰ء) ، ابن القیم (۱۳۵۰ء) کی کتاب مؤلفات ابن تیمیہ اور حاجی خلیفہ (۱۶۵۷ء) کی کشف الظنون آج بھی محققین کے لیے مشعل راہ کا کام کرتی ہیں لیکن دورِ آخر میں بحث و تمحیص کی طرف سے روز افزوں بے رغبتی نے ہمارے اندر اس روایت کو تقریباً ختم کر دیا تھا۔ اب جو اکا دُکا اس طرح کی کوششیں ہو رہی ہیں انھیں ہم اہلِ مغرب کا سکھایا ہوا سبق سمجھ کر اخذ کر رہے ہیں جہاں کتابیات کا فن اس وقت حدِ کمال کو پہنچا ہوا ہے اور نت نئے موضوعات پر نئے نئے انداز سے اس پر اس قدر کام ہو رہا ہے کہ اب کتابیات کی کتابیات (BIBLIOGRAPHY OF BIBLIOGRAPHIES) بھی تیار ہونے لگی ہیں۔ اردو زبان کی ہمہ گیری اور اس میں تصنیف و تالیف کی وسعت کے باوجود کتابیات کے رواج کی کمی سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ فن ہنوز آغاز کے مراحل میں ہے۔

علوم کی بے پناہ اشاعت و انتشار کے اس عہد میں ایک آدمی کے لیے یہ بہت مشکل ہو گیا ہے کہ کسی موضوع پر ہوئے کام اور اس کے جملہ مصادر کا جلد اور مکمل پتہ لگا لے۔ وقتِ عزیز کا گراں قدر حصہ اکثر اسی جستجو کی نذر ہو جاتا ہے۔ اس پر بھی اطمینان نہیں ہوتا کہ اس موضوع پر ہوئے کاموں کا احاطہ ہو پایا نہیں۔ اس صورتِ حال میں کتابیات کی موجودگی محقق کے لیے بہت بڑی نعمت ثابت ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ کم وقت میں کسی موضوع پر موجود تمام تحریروں کا علم ہو جاتا ہے ابتذال اور ایک ہی مضمون کی تکرار سے بچنا آسان ہو جاتا ہے اور اس موضوع پر ہوئے کاموں کا علم ہو جانے کے بعد اس پر اضافہ کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

اُردو میں کتابیات کی تیاری سے متعلق ادھر حالیہ برسوں میں کسی قدر پیش رفت ہوئی ہے لیکن جتنا کام باقی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنا ہوا ہے۔ مذکورہ بالا حقائق و فوائد کے پیش نظر ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ موضوعات و شخصیات سے متعلق جامع کتابیات تیار ہوں اور عالم تحقیق کا یہ خلا ممکن حد تک پُر ہو۔ خوشی کی بات ہے کہ برادر عزیز ڈاکٹر ظفرالاسلام اصلاحی نے اس طرف توجہ کی ہے اور پیش نظر رسالہ میں انھوں نے برصغیر کی ایک اہم شخصیت علامہ حمیدالدین فراہیؒ کو اپنی کتابیات کا موضوع بنایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو اس فن میں خاص مہارت حاصل ہے۔ اس سے قبل اسلامی قانون سے متعلق مواد پر انگریزی میں ان کی تیار کردہ کتابیات بین الاقوامی شہرت کے حامل مجلہ مسلم ورلڈ بک ریویو (برطانیہ) میں تین قسطوں (۱/۱۱ ۱۹۹۰ء، ۳/۱۱، ۲/۲ ۱۹۹۱ء) میں شائع ہو چکی ہے۔

علامہ حمیدالدین فراہیؒ نے جس طرح گمنام رہ کر کام کیا اور ان کے بعد ان کے وارثین نے جس خاکساری و بے اشتہاری سے کام لیا اس کا نتیجہ یہ ہے کہ علامہ کے کارناموں کی جو شہرت و اشاعت ہونی چاہیے تھی نہ ہو سکی۔ اور اب ان کے انتقال کو نصف صدی سے زیادہ گزر جانے کے بعد علامہ فراہیؒ کی جملہ تحریروں اور ان پر لکھے گئے رسائل و مقالات کا پتہ لگانا ناممکن سا ہو گیا تھا۔ دبستان فکر فراہی کے وابستگان پر یہ گراں بار ذمہ داری تھی کہ کم از کم اس سرمایہ کا نام و نشان ہی فراہم کر دیتے تاکہ اس کی مدد سے علم کے متلاشی اس تک رسائی کی کوشش کرتے۔ ڈاکٹر ظفرالاسلام اصلاحی نے "کتابیاتِ فراہیؒ" پیش کر کے درحقیقت ایک علمی فرض کفایہ ادا کیا ہے۔ انھوں نے اس کام کو جس دل سوزی و عرق ریزی سے کیا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ اب تک مطبوعہ فراہیات کے مالہ و ماعلیہ میں سے شاید ہی کوئی چیز درج کرنے سے رہ گئی ہو۔

قرآن مجید سے علامہ فراہیؒ کے انتہائی شغف اور ان کے کاموں کا بیشتر حصہ قرآنیات سے متعلق ہونے کی وجہ سے یہ حق تھا کہ "کتابیاتِ فراہیؒ" ادارہ علوم القرآن سے شائع ہوتی۔ الحمدللہ کہ حق بحقدار رسید۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے باحثین علم کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔ آمین۔

۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء

(ڈاکٹر) عبدالعظیم اصلاحی

ریڈر شعبہ معاشیات مسلم یونیورسٹی و رکن ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ

تعارف

مولانا حمیدالدین فراہیؒ

مولانا حمیدالدین فراہیؒ (۱۸۶۳ء — ۱۹۳۰ء) ایک گوناگوں شخصیت کے مالک اور مختلف علوم و فنون کے ماہر تھے۔ مولانا فراہی نے ترجمہ و تفسیر قرآن، عربی و فارسی ادب، انگریزی زبان، علم کلام و فلسفہ اور تعلیم و تربیت جیسے مختلف میدانوں میں اپنے فضل و کمال کے نقوش ثبت کیے لیکن ان کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو قرآن کریم اور قرآنی علوم سے گہرا شغف تھا۔ انھوں نے قرآن کے مطالعہ اور اس میں غور و فکر کو اپنا خصوصی مشغلہ بنایا اور قرآن ہی کو اپنی ساری علمی مصروفیات کا محور قرار دیا۔ مولانا فراہی کے معاصر اور دبستانِ شبلی کے ایک دوسرے ممتاز خوشہ چیں مولانا سید سلیمان ندوی کے یہ الفاظ واضح طور پر ان کی شخصیت کے اسی پہلو کی عکاسی کرتے ہیں "وہ ہستی جو تیس برس کامل قرآن پاک اور صرف قرآن پاک کے فہم و تدبر اور درس و تعلیم میں محو، ہر شئی سے بیگانہ اور ہر شغل سے ناآشنا تھی"[1] قرآن مجید سے اس گہرے تعلق پر ان کا یہ تصورِ علم بھی کھلی شہادت پیش کر رہا ہے کہ اصل علم تو قرآن کا علم ہے اس لیے اسی کی تحصیل کو مقصود اصلی بنایا جائے اور باقی تمام علوم کو اس اصل علم کے حصول کے لیے وسیلہ و آلہ کے طور پر سیکھا جائے اور انھیں قرآن سے حاصل کردہ علم کو عام کرنے کے لیے استعمال کیا جائے[2]۔ اسی عظیم و منفرد شخصیت کی حیات و خدمات سے متعلق معلومات بہم پہونچانے کے لیے یہ کتابیات مرتب کی گئی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ

---

[1] الصلوٰۃ علی ترجمان القرآن، آہ مولانا حمیدالدین فراہی (شذرات) معارف، ۲۶/۵، نومبر ۱۹۳۰ء، ص ۳۲۳

[2] تفسیر نظام القرآن (مقدمہ) [ترجمہ: مولانا امین احسن اصلاحی]، دائرہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح سرائے میر (اعظم گڑھ) ۱۹۹۰ء، ص ۴۲–۴۳

۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۱ء کے دوران مولانا فراہی کی جو مطبوعات منظر عام پر آئیں اور ان سے متعلق کتاب یا مضمون کی صورت میں جو کچھ شایع ہوا ہے اس کے ساتھ ساتھ پیش نظر کتابیات بھی مولانا فراہی سیمینار کی برکات میں سے ہے۔ ۱۹۹۰ء کے اوائل میں جب فراہی سیمینار کا فیصلہ ہوا اور اس کا طے شدہ پروگرام سامنے آیا تو ادارہ علوم القرآن کی غیر رسمی نشستوں میں بار بار یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اسی موقع کی مناسبت سے کوئی شخص مولانا فراہی کی مطبوعات اور ان کی حیات وخدمات سے متعلق نگارشات کے بارے میں معلومات اکٹھا کر کے ایک کتابیات تیار کر دیتا۔ یقیناً یہ ایک بڑا اہم ومفید پروجکٹ تھا جو دقت طلب اور کثیر الفرصتی کا بھی متقاضی تھا لیکن اس نوع کے کام میں کچھ ذاتی دلچسپی کی وجہ سے اور کچھ ادارہ علوم القرآن کے اشاعتی پروگرام کو آگے بڑھانے کے نقطۂ نظر سے میں نے اپنے آپ کو اس خدمت کے لیے پیش کیا جسے رفقاء ادارہ نے بخوشی قبول کیا اور بعد میں ادارہ نے باضابطہ طور پر اسے منظور بھی کر لیا۔

ان سب کے علاوہ اس کتابیات کی تیاری واشاعت کی اصل محرک یہ خواہش وضرورت رہی ہے کہ مولانا فراہی کے علمی کارناموں کا وسیع پیمانہ پر تعارف کرایا جائے اور ان کے افکار وخیالات بالخصوص ان کے تفسیری نکات سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔ یہاں یہ وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ یہ کام ادارہ کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ درحقیقت مولانا فراہی جس عظیم شخصیت کے مالک تھے اور علوم وفنون بالخصوص قرآنیات کے میدان میں انھیں جو امتیازی شان حاصل تھی اس کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ہم مولانا فراہی کی شخصیت کے تعارف اور ان کی علمی خدمات کی اشاعت کا حق ادا نہیں کر پائے ہیں۔

اس کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب بعض دفعہ علمی مجلسوں میں یا اہل علم سے انفرادی بات چیت کے دوران مولانا فراہی کا نام آنے پر اجنبیت کا اظہار کیا جاتا ہے یا کم از کم ان کے علمی کارناموں سے لاعلمی ظاہر کی جاتی ہے۔ بلاشبہ یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص مولانا فراہی کو جانے اور ان کے کارناموں سے باخبر ہو لیکن ایسا عظیم مفسر، بلند پایہ محقق، علوم قدیمہ وجدیدہ کا ماہر اور کثیر التصانیف عالم علمی حلقوں میں کما حقہ متعارف نہ ہو اور تصنیف وتالیف کی دنیا میں عام طور پر نہ جانا جائے یہ ہمارے لیے لمحۂ فکریہ ہے اور ہماری توجہ کا طالب ہے۔ دوسری جانب صورتحال

یہ ہے کہ تراجم وتفاسیر قرآن یا قرآنی علوم کی جو کتابیات مختلف زبانوں میں سامنے آرہی ہیں ان میں مولانا فراہی کی مطبوعات کا مکمل احاطہ نہیں ملتا اور جن کتابوں کا ذکر ملتا ہے ان کے اندراجات بھی اغلاط سے خالی نہیں ہیں۔ ان تصریحات سے یہ ادعا مقصود نہیں ہے کہ میری پیش کردہ "کتابیات فراہی" مولانا فراہی کے تعارف کا حق ادا کر دے گی یا ان کی مطبوعات سے متعلق جملہ غلط اندراجات کی اصلاح کرے گی لیکن اس وضاحت میں کوئی تکلف نہیں محسوس ہوتا کہ مولانا فراہی کی مطبوعات اور ان کی حیات وخدمات پر شایع شدہ کتب ومضامین سے متعلق یہ اولین کتابیاتی کوشش ہے جو یقیناً ان تمام کوششوں کا ایک حصہ ہے جو مولانا فراہی کی شخصیت کے خدوخال نمایاں کرنے اور ان کی علمی خدمات سے متعارف کرانے کے لیے مختلف جہات سے جاری ہیں، اس کوشش کی اہمیت وافادیت کا اندازہ صحیح معنوں میں اسی وقت ہوگا جب مولانا کی شخصیت کے نمایاں پہلوؤں اور ان کی تصنیفات وتالیفات کی خصوصیات کو پیش نظر رکھا جائے۔ یہاں ان کی تفصیلات میں جانے کا موقع نہیں ہے[1] لیکن ان پر مختصراً روشنی ڈالنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

علامہ حمید الدین فراہی ۱۸؍ نومبر ۱۸۶۳ء کو اعظم گڑھ کے ایک معروف گاؤں پھریہا میں پیدا ہوئے ان کی نسبت "فراہی" کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ یہ پھریہا کو عربی شکل دے کر بنائی گئی ہے اور یہ ان کے مولد ومسکن کو ظاہر کرتی ہے لیکن ایک نئی تحقیق کے مطابق یہ افغانستان کے ایک مقام "فراہ" کی جانب منسوب ہے جہاں سے ان کا خاندان منتقل ہو کر ہندوستان آیا تھا۔[2] مولانا فراہی ایک شریف خاندان اور پڑھے لکھے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

۱؎ مولانا فراہی کی حیات وخدمات سے متعلق تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں، مختصر حیات حمید (مشتمل بر مقالات مولانا سید سلیمان ندوی ومولانا امین احسن اصلاحی) مرتبہ عبدالرحمن ناصر اصلاحی، دائرہ حمیدیہ، سرائے میر اعظم گڑھ ۱۹۹۱ء، محمد عنایت اللہ سبحانی، علامہ حمید الدین فراہی۔ ایک عظیم مفسر، مکتبہ اصلاح، سرائے میر ۱۹۹۰ء، ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی، ترجمان القرآن مولانا حمید الدین فراہی، معارف، ۱۴۸/۲، فروری ۱۹۹۱ء ص ۸۵-۱۰۹ [مولانا فراہی کی سوانح سے متعلق میری معلومات زیادہ تر انھی کتب ومقالات پر مبنی ہیں]

۲؎ مولانا فراہی کی نسبت فراہی پر تفصیلی مطالعہ کے لیے دیکھیے ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی صاحب کا مقالہ مولانا حمید الدین فراہی اور ان کی نسبت فراہی، ششماہی علوم القرآن، ۱/۱ جولائی - دسمبر ۱۹۸۶ء ص ۱۲۵-

ان کے والد مولوی عبدالکریم صاحب مشرقی تعلیم کے ساتھ جدید تعلیم سے بھی بہرور تھے اور قانون گو کورٹ تھے ان کا اپنا ذاتی کتب خانہ بھی تھا جس سے خود خاندان کی علمی روایات کا ثبوت ملتا ہے۔ علامہ شبلی مولانا فراہی کے ماموں زاد بھائی اور شفیق استاد بھی تھے اور یہاں اس حقیقت کا اظہار بے موقع نہ ہوگا کہ مولانا فراہی کی تعلیم و تربیت اور ان کی شخصیت کی تعمیر میں سب سے اہم رول علامہ شبلیؒ کا رہا ہے۔

تعلیم کے میدان میں مولانا فراہی نے قدیم و جدید دونوں راہوں سے استفادہ کیا۔ مسلم نظام تعلیم کی تکمیل کے ساتھ انھوں نے انگریزی نظامِ تعلیم سے بھی خوشہ چینی کی۔ مولانا فراہی نے ناظرہ قرآن و حفظ قرآن کی تکمیل کے بعد فارسی زبان کی ابتدائی تعلیم مولوی مہدی حسن چتاروی سے حاصل کی اور اپنے قریبی عزیز علامہ شبلی نعمانی سے فارسی زبان کی تعلیم کی تکمیل کے علاوہ عربی زبان و ادب اور اسلامی علوم کے میدان میں کسبِ فیض کیا۔ مزید براں اسی مرحلہ میں انھیں علامہ شبلی کے استاد اور ممتاز عالم مولانا فاروق چریاکوٹی کی عالمانہ صحبتیں نصیب ہوئیں جن سے ان کی صلاحیتوں میں اور نکھار پیدا ہوا۔ مقامی طور پر ان اساتذہ سے فیض یاب ہونے کے علاوہ مولانا فراہی نے مسلمانوں کی دیرینہ روایت کے مطابق طلب علم کے لیے سفر بھی اختیار کیا۔ انھوں نے لکھنؤ میں کچھ عرصہ مولانا عبدالحئی فرنگی محلی کے درس میں شرکت کی اور ان سے بالخصوص فقہ اسلامی کے میدان میں استفادہ کیا اور آخر میں لاہور جا کر مولانا فیض الحسن سہارنپوری سے عربی ادب کی درسیات کی تکمیل کی۔ مولانا فراہی کی تعلیم کا یہ سلسلہ ۱۸۸۳ء میں اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد انھوں نے جدید تعلیم کی جانب توجہ دی اور سب سے پہلے انگریزی زبان سیکھنا شروع کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب بقول سید سلیمان ندوی انگریزی پڑھنا کفر سمجھا جاتا تھا۔[۱] اپنے طور پر انگریزی کی کچھ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انھوں نے باقاعدہ جدید تعلیم کے مراحل طے کیے۔ پہلے مڈل اور پھر انٹرنس پاس کیا اور یہ مرحلہ کرنل گنج اسکول الٰہ آباد سے پورا ہوا۔ عصری تعلیم کے اس سے آگے کے مراحل طے کرنے کے لیے مولانا فراہی نے ۱۸۹۱ء میں علی گڑھ کا رخ کیا اور ایم۔ اے۔ او کالج میں داخلہ لیا جس کے اسٹاف میں اس وقت حسن اتفاق سے علامہ شبلی بھی تھے۔ مولانا فراہی کو علی گڑھ قیام کے دوران

۱۔ سید سلیمان ندوی، 'مولانا حمید الدین'، معارف، ۲۷/۱، جنوری ۱۹۳۱ء، ص ۱

رسمی و غیر رسمی دونوں طرح سے علوم و فنون کی تحصیل کا موقع ملا۔ کالج کی درسیات میں انھوں نے خاص طور سے انگریزی زبان اور فلسفہ جدیدہ کی تحصیل میں کافی دلچسپی لی۔ اس وقت کالج کے اسٹاف میں فلسفہ کے ممتاز عالم اور نامور مستشرق پروفیسر آرنلڈ بھی تھے۔ مولانا نے ان سے بھرپور استفادہ کیا اور عام روایت کے مطابق ان میں فلسفہ جدیدہ کا ذوق پروفیسر آرنلڈ کے درس اور علمی مذاکرات سے ہی پیدا ہوا۔[۱] ۱۸۹۵ء میں اس کالج سے مولانا نے بی۔ اے کا کورس مکمل کیا۔ اس زمانہ میں یہ کالج الٰہ آباد یونیورسٹی سے ملحق تھا اور امتحان وغیرہ کی رسمیات وہیں سے پوری ہوتی تھیں اس لیے عام طور پر یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ مولانا فراہی نے الٰہ آباد یونیورسٹی سے بی اے پاس کیا۔ بی۔ اے کے بعد مولانا فراہی کا ارادہ ایم۔ اے کرنے کا تھا اور اسی کے ساتھ وہ ایل ایل بی کا امتحان بھی دینا چاہتے تھے لیکن اس مرحلہ میں دو سال صرف کرنے کے باوجود وہ دونوں میں سے کسی امتحان میں شریک نہ ہو سکے اور اس طرح ان کا عصری تعلیم کا سلسلہ ۱۸۹۶ء میں منقطع ہو گیا۔ علی گڑھ میں طالب علمی کے زمانہ ہی سے مولانا فراہی کی علمی برکات ظاہر ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ اس عہد کی ان کی یادگاروں میں علامہ شبلی کے رسالہ تاریخ بدء الاسلام اور طبقات ابن سعد کے منتخب حصہ کے فارسی تراجم ہیں جو اسی زمانہ میں شائع ہو کر ایم۔ اے۔ او کالج کی درسیات کا حصہ بن چکے تھے۔[۲] عربی میں مولانا فراہی کی اولین کاوشوں میں وہ مشہور قصیدۂ تہنیت ہے جسے ۱۸۹۴ء میں علامہ شبلی کو شمس العلماء کا خطاب ملنے پر کالج کی انجمن لجنۃ الادب کے جلسہ میں انھوں نے پیش کیا تھا۔[۳] ان سب سے اہم یہ کہ مولانا نے قرآن کریم میں تدبر و تفکر کا نیک سلسلہ علی گڑھ میں طالب علمی ہی کے زمانہ میں شروع کیا جیسا کہ تفسیر نظام القرآن کے مقدمہ میں انھوں نے خود صراحت کی ہے۔[۴]

۱۔ [illegible] حیاتِ حمید (مقالہ سید سلیمان ندوی)، ص ۸

۲۔ ان دونوں رسائل پر ڈاکٹر شرف الدین صاحب کے مفصل مضمون کے لیے رجوع کریں سہ ماہی فکر و نظر (اسلام آباد)، ۱۰/۱۲ جون ۱۹۷۳ء، ص ۳۲-۴۴

۳۔ یہ پورا قصیدہ حیات شبلی (مصنفہ سید سلیمان ندوی) [دار المصنفین، اعظم گڑھ، ۱۹۴۳ء، ص ۲۴۹-۲۵۱] میں موجود ہے۔ نیز دیکھیے دیوان 'نظم عبد الحمید الفراہی' دائرہ حمیدیہ، ۱۹۶۷ء، ص ۳۰-۳۲۔

۴۔ تفسیر نظام القرآن (مقدمہ) حوالہ بالا، ص ۳

تعلیم کی تکمیل کے بعد مولانا فراہی کی عملی زندگی کا آغاز مدرسۃ الاسلام کراچی سے ہوا جہاں وہ ۱۸۹۷ء میں عربی استاد مقرر ہوئے۔ یہاں وہ جنوری ۱۹۰۶ء تک مقیم رہے اور اس دوران تدریسی مصروفیات کے ساتھ تصنیفی وتالیفی مشاغل بھی جاری رہے۔ ۱۹۰۳ء میں ان کے کلام کا پہلا مجموعہ 'دیوان حمید' کے نام سے شایع ہوا۔ سورہ قیامہ، سورہ والشمس، سورۂ ابی لہب کی تفسیر اور جمہرۃ البلاغہ کی تصنیف بھی اسی دور کی یادگار ہیں۔ مولانا نے "امعان فی اقسام القرآن" کی تالیف سے قبل "اقسام القرآن" کے نام سے ایک مختصر رسالہ لکھا تھا۔ ڈاکٹر شرف الدین صاحب کی تحقیق کے مطابق یہ رسالہ کراچی قیام کے دوران ہی لکھا گیا۔[1]

علی گڑھ میں مولانا فراہی کی زندگی کا دوسرا دور فروری ۱۹۰۶ء میں ایم۔ اے۔ او کالج کے شعبہ عربی میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے شروع ہوا۔ عربی تعلیم کے لیے حکومت وقت کی ایک مخصوص گرانٹ کے تحت کالج میں عربی میں پوسٹ گریجویٹ تعلیم کا اہتمام کیا گیا۔ اسی کے لیے اس شعبہ کے پروفیسر وصدر کی حیثیت سے مشہور جرمن عالم جوزف ہورویز[2] (JOSEPH HOROVITZ) کی تقرری عمل میں آئی اور مولانا فراہی اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے۔ اس زمانہ میں مولانا فراہی کی دیگر مصروفیات کے علاوہ ایک اہم بات یہ ہے کہ مولانا نے پروفیسر ہورویز سے عبرانی زبان سیکھی اور خود پروفیسر موصوف مولانا سے عربی زبان وادب کے میدان میں استفادہ کرتے رہے۔ علی گڑھ میں مولانا فراہی کا دوبارہ قیام مئی ۱۹۰۸ء تک رہا۔ اس عرصہ میں مولانا فراہی کی کسی اہم تصنیف کی تکمیل یا اس کی اشاعت کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے رسالہ اقسام القرآن کی تصنیف اسی دور سے منسوب کی ہے[3] لیکن جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ڈاکٹر شرف الدین صاحب کی تحقیق

۱ـ مولانا حمید الدین فراہی، معارف، محولہ بالا، ص ۹۵

۲ـ پروفیسر جوزف ہورویز سے متعلق تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ فرمائیں راقم کا مقالہ "جوزف ہورویز" نامورانِ علی گڑھ (فکر و نظر کا خصوصی شمارہ) تیسرا کارواں دوسرا حصہ علی گڑھ ۱۹۹۱ء، ص ۳۱-۴۰

۳ـ یادِ رفتگاں، دار المصنفین ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۹

کے مطابق یہ صحیح نہیں ہے۔ مولانا کے اہل خاندان کے بیان کے مطابق انھوں نے علی گڑھ ہی میں قیام کے دوران اپنے بچوں کے لیے نحو وصرف پر دو رسالے لکھے تھے جو بعد میں اسباق النحو اور اسباق الصرف کے نام سے کتابی صورت میں شایع ہوئے اور کافی مقبول ہوئے۔[1]

۱۹۰۸ء میں مولانا فراہی علی گڑھ سے الہ آباد منتقل ہوئے جہاں انھوں نے میور کالج میں ۱۹۱۳ء تک عربی پروفیسر کی ذمہ داریاں انجام دیں۔ تدریسی مصروفیات کے ساتھ تصنیفی وتالیفی سرگرمیاں بھی یہاں جاری رہیں۔ تفسیر سورہ تحریم کی تکمیل واشاعت اور مواعظ سلیمانی کے منظوم فارسی ترجمہ (خرد نامہ) کی ابتدا اسی زمانہ کی یادگار ہے۔ ان کے بعض تفسیری اجزا پر علامہ رشید رضا مصری کا تبصرہ اسی دوران شایع ہوا۔ مولانا اسی زمانہ میں مشرقی علوم کی عربی کمیٹی اور عربی، فارسی، اردو وہندی کے بورڈ آف اکزامنرس کے رکن منتخب ہوئے۔ اسی اثنا میں ریاست حیدرآباد نے مولانا فراہی کی خدمات دار العلوم حیدرآباد کی پرنسپل شپ کے لیے حاصل کیں۔ اس طرح وہ یوپی حکومت کی جانب سے جون ۱۹۱۴ء میں ON DEPUTATION حیدرآباد منتقل ہوئے جہاں وہ ۱۹۱۹ء تک مقیم رہے۔ صدارت کے فرائض کی انجام دہی کے ساتھ یہاں بھی حسب معمول ان کی تدریسی وتصنیفی مصروفیات جاری رہیں۔ مولانا کی پرنسپلی کے دوران ہی دار العلوم میں سائنس کی تعلیم کا اہتمام کیا گیا۔ اس سے اہم یہ کہ اسی اثنا میں انھوں نے ریاست کے ارباب حل وعقد کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ عصری علوم وفنون کی تعلیم اردو میں دی جائے۔ ان کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ دینیات کے علاوہ باقی تمام مضامین کے لیے اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔ اس تجویز کا پس منظر یہ ہے کہ اس زمانہ میں ریاست حیدرآباد کے زیر اہتمام دار العلوم کو ترقی دے کر ایک مشرقی یونیورسٹی بنانے کی کوشش کی جا رہی تھی اور اس کے لیے خاکہ بھی تیار ہو رہا تھا۔ مولانا فراہی نے اپنے تخیل کے مطابق اس کا تفصیلی خاکہ بنا کر ریاست کے تعلیمی امور کے ذمہ داروں کے سامنے پیش کیا اور مشہور روایت کے مطابق اس کی عملی شکل جامعہ عثمانیہ کی صورت میں ظاہر ہوئی۔[2] حیدرآباد میں قیام کے

۱ـ ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی، مقالہ شایع شدہ معارف، محولہ بالا، ص ۹۵-۹۶

۲ـ حیات شبلی، محولہ بالا، ص ۵۰۰-۵۰۱؛ مکاتیب گیلانی (مرتبہ مولانا منت اللہ رحمانی) دار الاشاعت رحمانی، مونگیر (بدون تاریخ)، ص ۲۹۳-۲۹۴، ۲۹۶؛

زمانہ میں مولانا کتب خانہ آصفیہ کی مجلس انتظامی کے رکن اور کمیٹی امتحانات السنۂ مشرقیہ کے صدر مقرر ہوئے۔ ان کی کتابوں میں نحو نامہ، اسباق النحو و اسباق الصرف کی اشاعت اسی عرصہ میں عمل میں آئی۔ انھوں نے اپنے استاد مولانا فیض الحسن سہارنپوری کا دیوان مرتب کیا تھا وہ بھی اسی اثنا میں شائع ہوا۔ الرای الصحیح فی من ھو الذبیح کی تصنیف بھی اسی زمانہ کی یادگار ہے۔ نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی کے انگریزی ترجمہ قرآن کی تصحیح و تنقیح کا کام حیدرآباد قیام کے دوران ہی شروع ہوا اگرچہ یہ مکمل نہیں ہو سکا۔

اگست ۱۹۱۹ء میں مولانا فراہی دار العلوم حیدرآباد کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل کر کے اپنے وطن اعظم گڑھ چلے آئے اور اپنی عمر عزیز کا بقیہ حصہ مدرسۃ الاصلاح (سرائے میر، اعظم گڑھ) کی خدمت میں گذارا اور اس کی خدمت کا ایسا حق ادا کیا کہ یہ مدرسہ انھیں کی نسبت سے زیادہ معروف ہوا۔ مولانا فراہی شروع ہی سے اس مدرسے سے وابستہ تھے اور ۱۹۱۲ء میں انھیں اس کا باضابطہ ناظم منتخب کیا گیا۔ ۱۹۱۹ء سے انھیں وہاں رہ کر اس منصب کے فرائض انجام دینے کا موقع ملا۔ اس مدرسہ کی تعمیر و ترقی اور اپنے مخصوص تخیل کے مطابق (جس میں قرآن کریم کو مرکزی حیثیت حاصل تھی) اس کی تعلیمی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے میں مولانا فراہی کی خدمات بہت نمایاں اور انتہائی قابل قدر رہی ہیں۔ مدرسہ پر قیام کے دوران مولانا نے اس کی جو کچھ خدمت انجام دی اس کا ایک گراں قدر حصہ یہ بھی ہے کہ مولانا نے طلبہ و اساتذہ میں قرآن کریم میں تدبر و تفکر کا ماحول قائم کیا اور قرآن فہمی کا ذوق پروان چڑھایا۔ مزید براں اپنے تلامذہ کی ایسی ٹیم تیار کی جو ان کے منفرد طرز فکر و تدریس کو رواج دے سکے اور فکر فراہی کی شارح و ترجمان بن سکے۔ ان میں مولانا اختر احسن اصلاحی صاحب مرحوم[۱] اور مولانا امین احسن اصلاحی صاحب خصوصی ذکر کے مستحق ہیں۔ مقدم الذکر نے مولانا فراہی کے مخصوص منہج تعلیم کو رواج دینے کے علاوہ ان کے مسودات کی تدوین و ترتیب اور تفسیری اجزا کے اردو تراجم پر نظر ثانی کی اہم خدمت انجام دی اور موخر الذکر اس وقت فکر فراہی کے سب سے بڑے شارح و ترجمان ہیں۔ اس کتابیات

---

۱ مولانا اختر احسن اصلاحی صاحب کی حیات و خدمات کے بارے میں مفید معلومات کے لیے ملاحظہ کریں مولانا محمد عنایت اللہ سبحانی صاحب کی کتاب "شیدائے قرآن مولانا اختر احسن اصلاحیؒ کے مختصر حالات"، مکتبہ ذکری، رامپور ۱۹۸۱ء

کی مناسبت سے مولانا اختر احسن صاحب مرحوم کے تلامذہ میں مولانا بدر الدین اصلاحی صاحب قابل ذکر ہیں جو ایک طویل عرصہ سے مدرسہ کی نظامت کے فرائض انجام دینے کے علاوہ مولانا فراہی کے مسودات کی تدوین و ترتیب میں مصروف ہیں۔

۱۹۲۲ء میں مولانا فراہی نے حج کا فریضہ ادا کیا اور حجاز میں قیام کے دوران دیگر علماء کے علاوہ علامہ تقی الدین ہلالی اور مولانا عبید اللہ سندھی سے ان کی ملاقات ہوئی۔ حج بیت اللہ سے واپسی پر مولانا مدرسہ کی خدمت اور اپنے تصنیفی و تالیفی کاموں میں بدستور مصروف رہے یہاں تک کہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۰ء کو اپنے وطن سے دور متھرا شہر[۱] میں انھوں نے وفات پائی اور وہیں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ مولانا فراہی کی وفات کے وقت ان کی اہلیہ، برادر خورد حاجی رشید الدین صاحب اور دونوں بیٹے (جناب محمد سجاد صاحب اور جناب محمد عباد صاحب) باحیات تھے۔ یہ تمام حضرات مرحوم ہو چکے ہیں۔ اس وقت مولانا فراہی کے اخلاف میں جناب محمد رضی، جناب محمد صفی، جناب محمد ولی (صاحبزادگان جناب محمد سجاد صاحب مرحوم)، برادرم محی الدین آزاد اصلاحی (جناب محمد سجاد صاحب مرحوم کے پوتے و مدرسۃ الاصلاح کے سابق ناظم مولانا ابو الحسن علی فراہی اصلاحی کے صاحبزادے)، پروفیسر عبید اللہ فراہی، ڈاکٹر حمد اللہ اور جناب سعد اللہ فراہی (ظفر زاہدی) (صاحبزادگان جناب محمد عباد صاحب مرحوم) اس علمی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں۔ ان میں خصوصیت سے قابل ذکر پروفیسر عبید اللہ فراہی ہیں جو آج کل مولانا فراہی کی قدیم مطبوعات کو از سر نو شائع کرانے میں مصروف ہیں اور مولانا کے غیر مطبوعہ علمی اثاثہ کو منصہ شہود پر لانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔

مولانا فراہی کی اصل یادگار ان کا وہ گراں قدر تصنیفی و تالیفی سرمایہ ہے جو تفسیر، اصول تفسیر، نظم قرآن، تاریخ قرآن، صحف سماوی، حدیث، فقہ، علم کلام، منطق، حکمت و فلسفہ، بلاغت و معانی،

---

۱ متھرا میں مولانا فراہی کی وفات کا پس منظر یہ ہے کہ مولانا کو بہت پہلے سے گردے کا عارضہ لاحق تھا اور پیشاب رک جاتا تھا۔ آخری بار جب ان کی تکلیف بڑھی تو وہ متھرا اپنے ہم وطن و قریبی تعلق رکھنے والے ذاتی معالج ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب (جو مرتب کتابیات کے قریبی اعزہ میں سے تھے) کے پاس علاج کے لیے تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب وہاں سرکاری اسپتال میں سول سرجن تھے۔

شعروشاعری، عروض، نحو وصرف جیسے مختلف موضوعات سے تعلق رکھتا ہے مولانا فراہی کی جو کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہوچکی ہیں ان کے بارے میں ضروری معلومات اس کتابیات سے فراہم ہوں گی غیر مطبوعہ تصانیف پر روشنی ڈالنے کا یہاں موقع نہیں ہے[۱] اس لیے صرف ان کی مختصر فہرست پر اکتفا کیا جاتا ہے (۱) تفسیر سورہ بقرہ (۲) تفسیر سورہ آل عمران (۳) اسباب النزول (۴) اوصاف القرآن۔ (۵) تاریخ القرآن (۶) حکمۃ القرآن (۷) منہج القرآن (۸) کتاب الرسوخ فی معرفۃ الناسخ والمنسوخ (۹) احکام الاصول باحکام الرسول (۱۰) فقہ القرآن (۱۱) الرائع فی اصول الشرائع (۱۲) الاکلیل فی شرح الانجیل (۱۳) الطارف فی التحریف (۱۴) تزکیۃ الروح (۱۵) رسالۃ فی اصلاح الناس (۱۶) فلسفۃ البلاغۃ (۱۷) المنطق (۱۸) مناط صحۃ الکلم (۱۹) سلیقۃ العروض (۲۰) النحو الجدید (۲۱) مسائل النحو (۲۲) منظومِ صرف (۲۳) القسطاس (۲۴) الاشراق (۲۵) النظر (۲۶) الانسان والادیان (۲۷) اصول الفنون (۲۸) کتاب العقل وما فوق العقل (۲۹) کتاب الدعد والشمقمق (۳۰) مختارات من قسم الشعر

مولانا فراہی کی تصنیفات وتالیفات کے مطالعہ سے ان کی جو خصوصیات سامنے آتی ہیں ان میں مختلف النوع ماخذ کا استعمال، تحقیقی و تنقیدی انداز بحث اور علمی واستدلالی پہلو کافی اہمیت رکھتے ہیں مولانا کا تصنیفی انداز یہ تھا کہ کسی بھی موضوع پر قلم اٹھانے سے قبل وہ مختلف ماخذ کا مطالعہ کرتے اور ایک ناقد جوہری کے روپ میں ان کو اچھی طرح جانچنے پرکھنے کے بعد ہی کچھ قبول کرتے وہ کسی خیال یا رائے کو اس وقت تک پیش نہیں کرتے جب تک کہ غور وفکر اور شواہد ودلائل کی روشنی میں اس کے تمام پہلو ان کے سامنے واضح نہ ہوجاتے۔ مثال کے طور پر انھوں نے اپنی کتاب "الرای الصحیح فی من ھو الذبیح" میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذبیح ہونا ثابت کیا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے پہلے متعدد متعلقہ ماخذ سے استفادہ کیا، یہود کے خیالات واعتراضات کا ناقدانہ جائزہ لے کر ان کی من گھڑت باتوں کو بے نقاب کیا۔ اپنی رائے کی تائید میں پہلے خود تورات سے تیرہ دلیلیں فراہم کیں اور پھر اتنی ہی دلیلیں قرآن کریم سے پیش کرکے اپنی رائے کو

---

[۱] مولانا فراہی کی غیر مطبوعہ کتابوں کے مبسوط تعارف کے لیے دیکھیے ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی کا مقالہ "تصانیف فراہی کا غیر مطبوعہ سرمایہ" علوم القرآن، شمارہ ۲، جولائی۔دسمبر ۱۹۹۰ء ص ۸۱-۱۱۹

اور مستحکم بنایا۔ مولانا فراہی کا یہ محققانہ اسلوب امعان فی اقسام القرآن، مفردات القرآن اور ان کی دیگر کتب کے تفسیری اجزاء میں دیکھا جاسکتا ہے۔ نامور مفکر اسلام اور ممتاز مفسر قرآن مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے مولانا فراہی کے معیار تحقیق پر بڑے اچھے انداز میں تبصرہ فرمایا ہے خود انھیں کے الفاظ میں "علامہ فراہی ایک بڑے درجہ کے محقق تھے انھوں نے اپنی تفسیروں میں تحقیق کا ایسا خاص مجتہدانہ اسلوب اختیار کیا ہے جو دوسرے مفسرین کے اسالیب سے بہت کچھ مختلف ہے۔ اس اسلوب خاص سے انھوں نے جو مطالب اخذ کیے ہیں اور آیات کے جو معانی متعین کیے ہیں ان میں اختلاف کی ایسی ہی گنجائش ہے جیسی دوسرے مفسرین کے نتائج تحقیق میں لیکن ان کے اسلوب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ناظر کے زاویہ نظر کو وسیع کرتا ہے اور قرآن مجید کے معانی ومطالب سمجھنے کے لیے تحقیق وتفحص اور مواد علمی کے وسیع تر میدانوں کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواہ کوئی شخص ان کے نتائج تحقیق سے بھی اتفاق نہ رکھتا ہو مگر وہ ان کی تحقیقات میں ایسے بیش بہا علمی خزانہ پاتا ہے جن سے کوئی طالب علم بے نیاز نہیں ہوسکتا"[۱]

مولانا فراہی کی کتابوں پر گہری نظر ڈالنے سے دوسرا اہم نکتہ یہ ابھرتا ہے کہ انھوں نے تعلیم کی قدیم وجدید راہوں سے جو کچھ حاصل کیا اور علم کے میدان میں جو صلاحیت پیدا کی اسے علم قرآن کی اشاعت اور دوسرے دینی وعلمی کاموں میں استعمال کیا۔ اسلام کے اساسی علوم سے قطع نظر بعض عصری علوم میں مولانا فراہی کی مہارت وصلاحیت کس طرح مذکورہ کاموں میں صرف ہوئی اس کی مختصر وضاحت یہاں ضروری معلوم ہوتی ہے۔

انگریزی زبان سے اپنی گہری واقفیت سے کام لیتے ہوئے مولانا فراہی نے اپنے مطالعہ وتحقیق کے دائرہ کو وسیع کیا اور قرآنی علوم سے متعلق مختلف موضوعات پر تصنیفی کام انجام دیتے ہوئے یورپین اسکالرس کی نگارشات سے بھی ناقدانہ استفادہ کیا۔ خاص طور سے قرآن کریم میں مذکور تاریخی مقامات کے بارے میں تحقیق کے دوران بعض ماہرین جغرافیہ کی کتابوں کے علاوہ انسائیکلوپیڈیا اور بائبل ڈکشنری بھی ان کے مطالعہ میں آئیں۔ مولانا فراہی کے نام علامہ شبلی

---

[۱] ترجمان القرآن ۸/۱، محرم الحرام ۱۳۵۵ھ، ص ۹۶ (ماہنامہ الاصلاح پر تبصرہ)

کے خطوط سے یہ واضح ہوتا ہے کہ علامہ شبلی مولانا کو مستشرقین کی تحقیقات اور ان کی مفید کتابوں سے باخبر کرتے رہتے تھے اور بعض اوقات صراحۃً ان کے مطالعہ کا مشورہ بھی دیتے تھے۔ یہ بات بعید از قیاس ہے کہ شاگرد رشید نے استاد گرامی کے مشورہ پر عمل نہ کیا ہو۔ مزید براں مولانا نے انگریزی میں ایک رسالہ نصاریٰ کے عقیدۂ شفاعت و کفارہ کی تردید میں تحریر کیا گرچہ یہ رسالہ دستیاب نہیں ہے لیکن اس کا ذکر مولانا کی عربی تصنیف امعان فی اقسام القرآن پر مولانا سید سلیمان ندوی کے مقدمہ میں صراحۃً ملتا ہے۔[1] اس واقعہ کی روشنی میں کہ ۱۹۱۳ء میں مولانا کے ہاتھ پر ایک انگریز نے اسلام قبول کیا تھا[2] اس زبان کے ذریعہ ان کی تبلیغی مساعی کے امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ مولانا فراہی کی انگریزی زبان کی صلاحیت ترجمۂ قرآن کے کاموں میں صرف ہوئی۔ بیسویں صدی کی ابتدا میں ایک مستند انگریزی ترجمۂ قرآن کی سخت ضرورت محسوس کی گئی تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اسے استعمال کیا جاسکے اور خود مسلمانوں میں سے نئے تعلیم یافتہ حضرات اس سے مستفید ہوسکیں۔ اس ضرورت کا احساس خاص طور سے اس سیاق میں پیدا ہوا کہ اس وقت تک دستیاب قرآن کے تمام انگریزی تراجم عیسائیوں کے تھے۔ اسی ضرورت کے تحت مارچ ۱۹۱۰ء میں دہلی میں منعقد ہونے والے ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس میں علامہ شبلی نے ندوہ کے زیر اہتمام انگریزی ترجمۂ قرآن کی تیاری کی تجویز پیش کی جو متفقہ طور پر منظور ہوگئی۔ اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے ایسے مسلم دانشوروں کی خدمات درکار ہوئیں جو عربی و انگریزی زبان کی مہارت کے ساتھ قرآن فہمی کا خصوصی ذوق رکھتے ہوں اس کے لیے ایک سہ رکنی کمیٹی تشکیل پائی جس میں مولانا فراہی، نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی (حیدر آباد) اور مولانا محمد صالح (بہاولپور) شامل تھے۔ طریقۂ کار کے طور پر یہ طے کیا گیا کہ پہلے نواب صاحب ترجمہ کریں گے اور باقی دونوں حضرات اس پر نظر ثانی اور اس کی اصلاح کا کام انجام دیں گے۔ نواب صاحب نے ۱۴ پارہ تک ترجمہ مکمل کیا اور جب مولانا فراہی دار العلوم کے پرنسپل کی حیثیت سے حیدر آباد منتقل ہوئے تو نواب صاحب نے مولانا فراہی کے ساتھ مل کر چار پاروں کے ترجمہ پر نظر ثانی کی لیکن ۱۹۱۷ء میں

---

[1] امعان فی اقسام القرآن، دار القرآن الکریم، کویت، ۱۹۸۰ء، ص ۵

[2] مکاتیب شبلی، ۲/۳۰۱

مولانا فراہی کے وہاں سے واپس آجانے کے بعد نواب صاحب اپنی بیماری اور نگاہ کی کمزوری کے باعث تنہا اس کام کو آگے نہ بڑھا سکے یہاں تک کہ ۱۹۲۶ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔[1] ترجمہ کے اس اصلاح شدہ مسودے کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کہ اس کا کیا حشر ہوا۔ اس کے علاوہ ایک روایت کے مطابق ریاست بھوپال میں انگریزی ترجمۂ قرآن پر حاشیہ لکھنے کی تجویز زیر غور آئی تو اس کام کے لیے بھی مولانا فراہی کا نام تجویز ہوا۔[2]

مزید براں مولانا فراہی انگریزی کی اہم و مفید کتابوں کے اردو ترجمہ کے بعض اہم منصوبوں سے بھی منسلک ہوئے۔ ۱۹۰۶ء میں علی گڑھ میں انجمن مترجمین کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا خاص مقصد مفید انگریزی کتابوں کو اردو میں منتقل کرنا تھا تاکہ مسلمان یورپ کی علمی خدمات سے واقف ہوں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ دسمبر ۱۹۰۶ء میں اس کے بارہ ممبر تھے۔ مولانا فراہی اور مولانا وحید الدین سلیم اس کے ایڈیٹر منتخب ہوئے۔ ترجمہ کی تصحیح و اصلاح کے علاوہ ان کے ذمہ یہ بھی کام تھا کہ وہ ایک ایسی لغت تیار کریں جس میں انگریزی زبان کی علمی اصطلاحات کی اردو میں تشریح کی گئی ہو اور ان اصطلاحات کا اردو متبادل بھی فراہم کیا گیا ہو۔[3] اس کے علاوہ جب ۱۹۱۷ء میں جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کے لیے نصاب کی تیاری کا کام شروع ہوا تو انگریزی درسیات کے اردو ترجمہ اور مختلف علوم و فنون کی انگریزی مصطلحات کے اردو متبادل کی فراہمی کے لیے ایک مجلس قائم کی گئی۔ مولانا فراہی بھی اس کے رکن تھے اور اس کی ذمہ داریوں کو انجام دینے میں انھوں نے اپنی انگریزی استعداد سے بھرپور کام لیا۔[4] مزید براں انھوں نے حکیم آصف کی نصیحت آمیز حکایات کا انگریزی سے عربی میں ترجمہ کیا تھا جو "امثال آصف الحکیم" کے نام سے عربک ریڈر کے طور پر مختلف مدارس کے نصاب میں داخل ہے۔

---

[1] حیات شبلی، ص ۵۰۴-۵۰۵، مکاتیب شبلی، مطبعۂ معارف، اعظم گڑھ، ۱۹۲۶ء ص ۲۲/۲-۲۳

[2] ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی، بحوالہ بالا مقالہ معارف، ص ۹۲

[3] علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۶ء

[4] مختصر حیات حمید، ص ۱۴۔

اس سے قبل یہ مذکور ہو چکا ہے کہ مولانا فراہی عبرانی زبان سے بھی واقف تھے۔ گرچہ اس زبان کا تعلق علوم جدیدہ سے نہیں ہے لیکن اس لحاظ سے اس کا ذکر یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس زبان کی تعلیم اس زمانہ میں علوم مشرقیہ کی مروجہ درسیات میں شامل نہیں تھی مولانا فراہی نے اسے اپنی دلچسپی سے سیکھا تھا اور اسے دینی و دینی علوم ہی کی خدمت میں استعمال کیا۔ مولانا فراہی قرآن کریم کی تفسیر میں دیگر آسمانی کتب وصحائف کے مطالعہ کو بھی اہمیت دیتے تھے۔ عبرانی زبان سے واقفیت کی وجہ سے مولانا کو تورات وانجیل کے اصل متن سے رجوع کرنے کا موقع ملا۔[1] قرآن میں مذکور اعلام و مصطلحات کے معنی ومفہوم کو متعین کرنے اور تاریخی مقامات کی جغرافیائی تحقیق میں تورات وانجیل سے استفادہ کے علاوہ اپنی تصنیفات میں مختلف مسائل میں اہل کتاب کے خلاف خود ان کی کتابوں سے حجت قایم کرکے حق کو واضح کیا ہے۔ سورۂ والتین کی تفسیر میں لفظ "تین" کی تحقیق اور الرای الصحیح فی من ھو الذبیح میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبیح ہونے کے ثبوت میں تورات سے استشہاد کی واضح مثالوں کے علاوہ مختلف سورتوں کی تفاسیر اور مفردات القرآن میں تورات وانجیل کے اصل متن سے استفادہ کی متعدد مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ مزید براں مکاتیب شبلی میں بھی تورات، انجیل وزبور کی روشنی میں قرآن کریم کے بعض الفاظ ومقامات کے معنی ومفہوم کی تعیین میں علامہ شبلی و مولانا فراہی کے مابین تبادلہ خیال کی مثالیں ملتی ہیں۔[2] مولانا فراہی کے غیر مطبوعہ نامکمل مسودات میں "الاکلیل فی شرح الانجیل" اور "الطریف فی التحریف" نامی رسائل بھی شامل ہیں۔ اول الذکر میں اناجیل کی شرح پیش کی گئی ہے جبکہ موخر الذکر میں تورات وانجیل کی تدوین اور ان کے مختلف نسخوں سے بحث کرکے ان کی تحریفات کو بھی بےنقاب کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ مولانا فراہی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے امثال و مواعظ کا عبرانی سے خالص فارسی زبان (دری) میں منظوم ترجمہ کیا تھا جو "خردنامہ" کے نام سے ان کے حیدرآباد قیام کے دوران (۱۹۱۴-۱۹۱۹ء) دہلی سے شائع ہوا۔

عصری علوم میں فلسفہ جدیدہ مولانا فراہی کی دلچسپی کا خاص موضوع رہا ہے۔ علامہ شبلی اور

---

۱ مقدمہ تفسیر نظام القرآن، محولہ بالا، ص ۳۹، ۴۴-۴۵، ۵۲-۵۴

۲ مکاتیب شبلی، ۲/۳۱، ۴۰، ۴۱، ۴۳، ۴۹-۵۰

پروفیسر آرنلڈ کی صحبتوں نے اُن میں اس کے ذوق کو پروان چڑھایا اور ان کے اپنے ذاتی مطالعہ نے انھیں اس فن کی گہرائیوں تک پہونچایا۔ مولانا فراہی کو اس فن میں جو امتیاز حاصل تھا اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ خود علامہ شبلی اس کے معترف اور قدرداں تھے۔ علامہ شبلی کی معتمدی کے دوران جب ندوۃ العلماء کا نصاب تعلیم اصلاح وترمیم کے مرحلہ سے گذرا تو جدید فلسفہ کی ایک کتاب الدروس الاولیہ فی العلوم الطبیعیہ (مطبوعہ بیروت) داخل نصاب کی گئی۔[1] علامہ شبلی نے اس کے پڑھانے کے لیے باربار مولانا فراہی پر زور دیا۔ اور متعدد خطوط کے ذریعہ یہ خواہش ظاہر کی کہ جس طرح ممکن ہو وہ ندوہ کے طلبہ کو درس دے دیا کریں۔[2] مولانا سید سلیمان ندوی کے بیان کے مطابق مولانا فراہی اس سلسلہ میں کئی بار ندوہ آئے اور طلبہ کو کبھی الدروس الاولیہ پڑھایا اور کبھی قرآن کا درس دیا۔[3] مزید براں مولانا فراہی کے دوبارہ علی گڑھ قیام کے دوران علامہ شبلی نے ندوہ سے ایک طالب علم کو وظیفہ دے کر علی گڑھ بھیجا تھا تاکہ وہ مولانا فراہی سے الدروس الاولیہ کا درس لے۔[4] اس میدان میں مولانا فراہی کے امتیاز اور ان کی صلاحیتوں کے استعمال پر مزید شہادت اس سے ملتی ہے کہ ۱۹۱۲ء میں علامہ شبلی کی تحریک پر "مجلس علم کلام" کا قیام عمل میں آیا۔ اس مجلس کی تشکیل سے علامہ شبلی کا مطمح نظر یہ تھا کہ مسلمانوں میں نئے تعلیم یافتہ لوگوں میں جو فلسفہ سے دلچسپی اور اسلام کی تڑپ رکھتے ہوں ان میں سے کچھ حضرات منتخب کیے جائیں اور علماء میں سے بھی ایسے لوگ چنے جائیں جو قدیم فلسفہ میں مہارت اور جدید تعلیم سے انس کے ساتھ فلسفہ جدیدہ کے اعتراضات کو رد کرنے کی صلاحیت کے بھی مالک ہوں۔ ایسے افراد پر مشتمل یہ مجلس غور کرکے فلسفہ جدیدہ کے ان مسائل کی نشاندہی کرے گی جو مذہب کے مخالف ہیں اور اسی کے ساتھ ان اعتراضات کا جواب معلوم کرے گی جو ان مسائل کی وجہ سے مذہب پر وارد ہوتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ علامہ شبلی نے اس مجلس کے لیے

---

۱ حیات شبلی، ص ۴۱۵، ۴۳۱

۲ مکاتیب شبلی، ۲/۳۰، ۳۲، ۳۳، ۳۶

۳ مختصر حیات حمید، ص ۸

۴ مکاتیب شبلی، ۲/۴۹، حیات شبلی، ص ۴۳۳

علماء میں سے مولانا مفتی عبداللہ ٹونکی، مولانا شیر علی حیدرآبادی اور سید رشید رضا مصری کو منتخب کیا اور نئے تعلیم یافتہ حضرات میں سے ڈاکٹر محمد اقبال، مولانا حمیدالدین فراہی اور مولانا عبدالقادر بھاگلپوری کو چنا۔[۱] گرچہ اس مجلس کی کارکردگی کے بارے میں کوئی تفصیل نہ مل سکی لیکن اس کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

مولانا فراہی کی علمی خدمات اور ان کی نگارشات کا سب سے زیادہ نمایاں پہلو یہ ہے کہ ان سے نہایت موثر انداز میں اس فکر کی ترجمانی ملتی ہے کہ قرآن کریم کو بنیاد اور مرکز بنایا جائے اور باقی دیگر تمام علوم کو اس کے ماتحت کیا جائے تاکہ جملہ علوم کا رشتہ اصل منبع علوم ومعانی سے جڑ جائے۔ مولانا فراہی کے اس تخیل کی ایک نہایت دل نشین تعبیر مولانا محمد عنایت اللہ سبحانی صاحب کے ان الفاظ میں ملتی ہے: "تصنیف وتالیف کے میدان میں یہ پہلا شہسوار ہے جس کی پہلی اور آخری آرزو یہ تھی کہ قرآن پاک کو بزم علم کا صدرنشین بنایا جائے مسلمانوں کے یہاں جتنے بھی علوم ہیں ان سب کا مرکز و منبع کتاب الٰہی کو قرار دیا جائے۔ اس کی روشنی میں از سر نو سارے علوم مدون کیے جائیں وہ علوم و فنون کی ایک ایسی دنیا بسانا چاہتے تھے جس کے سارے سیارے آفتاب قرآنی کے گرد گردش کرتے ہوں۔"[۲] اس سے پہلے مولانا کے اس تخیل کی جانب اشارہ کیا جاچکا ہے یہاں اس کے ذکر سے مقصود اس پہلو پر زور دینا ہے کہ مولانا فراہی کا یہ نرا تصور نہیں تھا بلکہ اسے عملی شکل دینے کے لیے انھوں نے ایک جامع منصوبہ و وسیع پروگرام بنایا تھا اور اس نہج پر کام شروع کرتے ہوئے انھوں نے مختلف علوم وفنون کا (بالخصوص ان کا جن سے قرآن کے سمجھنے میں مدد لی جاتی ہے) ناقدانہ جائزہ لیا اور ان کی خامیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ یہ علوم اپنی موجودہ صورت میں فہم قرآن کی راہ میں صحیح طور پر ممد ومعاون نہیں بن سکتے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ قرآن ہی کی روشنی میں ان کو از سر نو مرتب ومدون کیا جائے۔ گرچہ مولانا فراہی اس کام کو مکمل نہ کرسکے لیکن علم نحو، علم بلاغت، اصول فقہ، منطق، علم کلام اور فلسفہ وغیرہ سے متعلق ان کی جو کچھ مطبوعہ و

---

[۱] حیات شبلی، ص ۵۸۴-۵۸۵

[۲] علامہ حمیدالدین فراہی - ایک عظیم مفسر ایک نابغہ محقق - ایک بلند پایہ مجدد، مکتبۃ الاصلاح، سرائے میر ۱۹۹۸ء، ص ۱۱۶

غیر مطبوعہ تصانیف ملتی ہیں ان سے نہ صرف قرآن کی روشنی میں علوم کی تدوین نو کی ضرورت اور اس کی اہمیت واضح ہوتی ہے بلکہ اس اہم کام کے لیے رہنما خطوط بھی سامنے آتے ہیں۔ یہاں یہ وضاحت بھی بہت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ علوم وفنون کی تدوین نو کے لیے مولانا فراہی کی کاوشیں محض ذہنی ریاضت اور علمی مشق نہیں تھیں بلکہ ان سب کے پیچھے ایک بلند جذبہ کارفرما تھا اور وہ تھا ملت کی فکری اصلاح کا جذبہ۔ مولانا اس کے لیے یہ ضروری تصور کرتے تھے کہ مسلمانوں کے تمام علوم کا رشتہ قرآن کریم سے استوار کیا جائے، مختلف راستوں سے ان کی ذہنی وفکری دنیا میں جو غلط تصورات اور باطل نظریات گھس آئے ہیں انھیں محو کیا جائے اور فہم قرآن کے لیے صحیح راہیں ہموار کی جائیں تاکہ زندگی کے مختلف شعبوں میں اس سے رہنمائی حاصل کرنا آسان ہو۔ موجودہ زمانہ میں فکر فراہی کے سب سے بڑے ترجمان مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے اپنے گرامی قدر استاد کے اس جذبہ کی ترجمانی ان الفاظ میں کی ہے:

"وہ محض ایک اکیڈمک طرز کے مصنف اور محقق نہیں تھے بلکہ ان کی تمام فکری کاوشوں کے اندر ایک گہرا جذبۂ اصلاح کام کر رہا تھا۔ وہ عملی اصلاح سے پہلے فکری اصلاح کو ضروری سمجھتے تھے اور اس فکری اصلاح کی بنیاد انھوں نے قرآن پر رکھی تھی۔ وہ قرآن کی روشنی ہی میں مسلمانوں کے تمام علوم و افکار کا جائزہ لے کر ایک طرف یہ چاہتے تھے کہ فکر ونظر کے مختلف گوشوں میں جو باطل تصورات ونظریات گھس چکے ہیں ان کو بے دخل کریں اور دوسری طرف ان کی یہ کوشش تھی کہ زندگی کے تمام پہلوؤں اور اس کے تمام مسائل پر غور کرنے کے لیے قرآن سے رہنمائی حاصل کرنے کی راہیں کھول دیں۔"[۱]

آخر میں اس حقیقت کا اظہار اہمیت سے خالی نہ ہوگا کہ ادھر کچھ عرصے سے مسلمانوں کے بعض علمی حلقوں میں اسلامی علوم ومناہج کی روشنی میں علوم وفنون کی تشکیل جدید (ISLAMIZATION OF KNOW-LEDGE) کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔ اس موضوع پر کتب ومضامین لکھے جانے کے علاوہ اب سیمینار و مذاکرات میں اس پر بحث ومباحثہ کا بھی آغاز ہوگیا ہے۔ اس سیاق میں علوم وفنون کی تدوین نو سے متعلق مولانا فراہی کا نقطۂ نظر بڑی معنویت ومعاذیت رکھتا ہے۔ یہ نہایت اہم وقابل توجہ بات ہے کہ آج سے تقریباً اسی نوے سال قبل مولانا فراہی نے قرآن ہی کی روشنی میں علوم کی تجدید وتدوین نو کا نعرہ بلند کیا، اس کے بنیادی اصول ورہنما خطوط واضح کیے اور اس کا ابتدائی عملی خاکہ بھی پیش کیا۔ اس لیے اس سمت سفر میں مولانا فراہی کو بجا طور پر پیش رو کہا جاسکتا ہے۔

---

[۱] مختصر حیات حمید (مقالہ مولانا امین احسن اصلاحی)، ص ۵

کتابیاتِ فراہیؒ

کتابیاتِ فراہی کے لیے معلومات مختلف ذرائع سے حاصل ہوئی ہیں۔ کافی حد تک متعلقہ کتب و رسائل سے براہ راست رجوع کرنے کے علاوہ تراجم و تفاسیر اور قرآنی علوم کی کتابیات، قرآنی مضامین کے اشاریجات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ مولانا فراہی اور فکر فراہی سے دلچسپی رکھنے والے اور ان پر تحقیقی کام کرنے والے کچھ حضرات بھی اس کے لیے معلومات کی فراہمی کا ذریعہ بنے ہیں۔ اس کتابیات کے جملہ اندراجات (باستثنا تحقیقی مقالات) مطبوعہ مواد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اندراجات حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیے گئے ہیں۔ البتہ مختلف سورتوں کی تفاسیر اور ان کے تراجم سے متعلق اندراجات میں سورتوں کی قرآنی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے۔ استفادہ میں آسانی کے نقطۂ نظر سے اسے مختلف حصوں اور متعدد کالموں میں منقسم کیا گیا ہے اور ہر حصہ میں اس کی نوعیت کے اعتبار سے کالم بنائے گئے ہیں اور اندراجات کے جس کالم کی بابت کوئی قطعی اطلاع نہیں مل پائی ہے اسے خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کتابیات کو مزید مفید بنانے کے لیے اس میں حواشی و ذیلی تشریحات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ مولانا فراہی کی مطبوعات پر ان کے نام دو مختلف انداز (عبدالحمید و حمیدالدین فراہی) میں ملتے ہیں، میں نے اس کتابیات میں حوالہ دیتے وقت "حمیدالدین فراہی" اختیار کیا ہے جس سے وہ عام طور پر معروف ہیں۔ یہ کتابیات بنیادی طور پر چار حصوں میں منقسم ہے:۔

(الف) پہلے حصہ میں مولانا فراہی کی مطبوعہ کتب، عربی تفاسیر و کتب کے اردو تراجم، مضامین، مضامین کی صورت میں ان کی عربی تحریروں کے اردو تراجم، "افاداتِ فراہی" کے تحت شایع ہونے والے مضامین، خطوط اور عربی و فارسی کلام کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

(ب) دوسرے حصہ کے اندراجات مولانا فراہی کی حیات و خدمات پر پیش کردہ غیر مطبوعہ تحقیقی مقالات، مطبوعہ کتب، مضامین اور مراثی سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ج) تیسرے حصہ میں مولانا فراہی کی مطبوعہ کتب پر مختلف رسائل و مجلات میں شایع شدہ تبصروں کے بارے میں ضروری معلومات جمع کی گئی ہیں۔

(د) چوتھے حصہ میں ان معلومات کی نشاندہی کی گئی ہے جو مولانا فراہی کی حیات و خدمات سے متعلق مختلف کتب و رسائل میں بکھری ہوئی ملتی ہیں۔

اس کتابیات کے پہلے حصہ کے تحت یہ کوشش کی گئی ہے کہ مولانا فراہی کی جو کتابیں متعدد بار چھپ چکی ہیں ان کی جملہ طباعتوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گرچہ اس میں مکمل کامیابی نہ مل سکی۔ جس کتاب کے بھی ایک سے زائد ایڈیشن دستیاب ہو سکے ہیں اس کے ہر ایڈیشن کی تفصیلات علیحدہ علیحدہ پیش کی گئی ہیں۔ کتابوں کے ضمن میں تفصیلاتِ اشاعت اس طور پر دی گئی ہیں: ناشر/مطبع، سن اشاعت، ایڈیشن، تعداد صفحات۔ یہ تفصیلات خود کتابوں پر چھپے ہوئے مندرجات کے مطابق مہیا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مولانا فراہی پر مضامین کے حصہ میں مختلف زبانوں (اردو، عربی، فارسی و انگریزی) کے مجلات سے مواد حاصل کیا گیا ہے۔ اس حصہ میں وہ مضامین بھی شامل ہیں جو مختلف کتابوں میں مولانا فراہی یا فکر فراہی کے کسی پہلو پر مستقل باب کی حیثیت سے ملتے ہیں۔ رسائل و مجلات کے مضامین کی تفصیلاتِ اشاعت اس طور پر دی گئی ہیں: رسالہ کا نام، جلد و شمارہ، مہینہ و سال، اور صفحات نمبر۔ کتابوں کے حوالے مذکورہ بالا طریقے کے مطابق صرف اس تبدیلی کے ساتھ دیے گئے ہیں کہ آخر میں (صفحات کی مجموعی تعداد کے بجائے) صرف متعلقہ باب کے صفحات نمبر مذکور ہیں۔ رسائل و مجلات سے مضامین کا حوالہ دیتے وقت ہر رسالہ یا مجلہ کے پہلی دفعہ ذکر کے موقع پر اس کی میقاتِ اجرا و مقام اشاعت کی صراحت بھی کی گئی ہے۔

مولانا فراہی کی مطبوعات پر تبصرہ جات کے حصہ کے لیے مواد کی فراہمی سب سے زیادہ وقت طلب رہی ہے اس لیے کہ پہلے رسائل و مجلات میں فہرست مضامین یا محتویات میں "تعارف و تبصرہ" کے تحت زیر تبصرہ کتب کا نام دینے کے بجائے صرف نئی مطبوعات یا اس طرح کا کوئی عام لفظ لکھنے کا رواج تھا بلکہ اب بھی اردو رسائل میں زیادہ تر یہی معمول ہے۔ لیکن اس دشواری

کے باوجود الحمدللہ تلاش و جستجو بار آور ثابت ہوئی اور اس حصہ کے لیے بھی معتد بہ مواد فراہم ہوگیا۔ اس حصہ میں ضروری معلومات کے ضمن میں تبصرہ نگار کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ اگر کسی کتاب پر ایک سے زائد تبصرے شائع ہوئے ہیں تو ان سب کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ان کے الگ الگ اندراج میں سن اشاعت کی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے۔

مولانا فراہی کی حیات و خدمات سے متعلق متفرق معلومات اکٹھا کرتے وقت کتب و مضامین دونوں سے رجوع کیا گیا ہے اور متعلقہ کتاب یا مضمون کا حوالہ دیتے وقت اس کے صفحات کی مجموعی تعداد ذکر کرنے کے بجائے صرف ان صفحات کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں یہ معلومات دستیاب ہیں۔ مزید برآں اس آخری حصہ میں ہر اندراج کے بعد معلومات کی نوعیت مختصراً واضح کی گئی ہے۔ یہاں یہ صراحت بھی بے موقع نہ ہوگی کہ اس حصہ میں معلومات کے بعض ماخذ شاید معیاری نہ معلوم ہوں یا ممکن ہے کچھ معلومات اہم نہ نظر آئیں اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ معیاری و غیر معیاری یا اہم و غیر اہم کے امتیاز کے بغیر اس حصہ کے اندراجات سے محض یہ دکھانا مقصود ہے کہ مولانا فراہی کی حیات و خدمات سے متعلق معلومات کہاں کہاں بکھری ہوئی ہیں اور کن کن حلقوں اور مکاتب فکر کے لوگوں کے یہاں مولانا فراہی کا ذکر ملتا ہے۔

اس کتابیات سے مولانا فراہی کی مطبوعات اور ان پر شایع شدہ لٹریچر کے بارے میں بعض اہم و دلچسپ نتائج سامنے آتے ہیں۔ اول یہ کہ مولانا فراہی تصنیفی و تالیفی کاموں کے لیے عربی زبان کو ترجیح دیتے تھے اسی لیے ان کی بیشتر بالخصوص تفسیر و قرآنی علوم سے تعلق رکھنے والی مطبوعات عربی میں ہیں۔ اردو میں ان کی تحریریں نوادرات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کتابیات سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ دائرہ حمیدیہ کے قیام (۱۹۳۶ء) سے قبل مولانا فراہی کی بیشتر کتابیں علی گڑھ (مطبع فیض عام) اور اعظم گڑھ (مطبع معارف) سے شائع ہوئیں۔ ان میں اولیت علی گڑھ کو حاصل ہے جہاں سے ان کے متعدد تفسیری اجزا کی اشاعت عمل میں آئی۔ اس کے بعد سے مولانا فراہی کی کتابیں اور ان کے اردو تراجم زیادہ تر دائرہ حمیدیہ کے زیر اہتمام شایع ہوتی رہی ہیں۔ اس کتابیات میں بعض ایسی سورتوں کی تفسیر سے متعلق بھی اندراجات ہیں جو نہ تو دستیاب ہیں اور نہ ان کے بارے میں عام طور پر ذکر ملتا ہے۔ مثلاً تفسیر سورۃ الحشر، تفسیر سورۃ العلق والناس۔ ان سے متعلق

معلومات بعض معجم المطبوعات اور تراجم قرآن کی کتابیات سے حاصل ہوئی ہیں جن کی تفصیلات ان تفسیری اجزا کے اندراجات (ص ۳۲) کے حاشیہ میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ مولانا فراہی کی مطبوعات کے اردو تراجم سے متعلق اندراجات سے یہ اچھی طرح واضح ہوتا ہے کہ مولانا فراہی کی کتابوں کو اردو میں منتقل کرنے کی اہم و مفید خدمت ان کے عزیز شاگرد مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے انجام دی ہے اور یہ خدمت یقیناً ایک وسیع حلقہ میں مولانا فراہی کے علمی کارناموں کے تعارف کا ذریعہ بنی۔

مولانا فراہی پر مطبوعہ کتب کے اندراجات دیکھ کر یہ احساس بڑی شدت سے ابھرتا ہے کہ مولانا فراہی کی حیات و خدمات پر کوئی مبسوط کتاب اب تک منظر عام پر نہیں آسکی ہے۔ مولانا فراہی پر تحقیقی مقالات کی تعداد مختصر سہی لیکن اسے دیکھ کر یہ خوشی ہوتی ہے کہ ہند و بیرون ہند کی جامعات میں مولانا فراہی اور ان کے علمی کارنامے خصوصی مطالعہ اور تحقیق کا موضوع بننے لگے ہیں۔

مولانا فراہی پر مطبوعہ مضامین کی تفصیلات پر نظر ڈالنے سے بآسانی یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مولانا فراہی پر مقالات و مضامین کی اشاعت کا سلسلہ ان کی وفات کے بعد شروع ہوا اور اس کے قریب کے زمانہ میں متعدد مقالات و مضامین منظر عام پر آئے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں جاری رہا لیکن رفتار اشاعت مدھم رہی۔ اس عرصہ میں مولانا فراہی پر مضامین کی اشاعت کافی حد تک پاکستان میں مولانا امین احسن اصلاحی صاحب اور ان کے حلقہ اثر تک محدود رہی۔ اس طرح یہ مضامین زیادہ تر ماہنامہ ترجمان القرآن اور ماہنامہ میثاق (لاہور) میں شائع ہوتے رہے۔ موخرالذکر رسالہ اس اعتبار سے خصوصی ذکر کا مستحق ہے کہ اس میں مستقل مضامین کے علاوہ "افادات فراہی" کے تحت بہت سی تحریریں شائع ہوئیں جن کو ترتیب دینے والے جناب خالد مسعود صاحب تھے۔ بعد میں میثاق کی جگہ ماہنامہ تدبر نے لے لی اور پاکستان میں یہی مجلہ اصلاً فکر فراہی کا ترجمان بن گیا۔

اس حصہ کے اندراجات پر نظر ڈالنے سے صاف طور پر یہ واضح ہوتا ہے کہ مولانا فراہی کو سمجھنے، ان کی تصنیفات و تالیفات کے مطالعہ کرنے اور ان پر اظہار خیال کے رجحان میں ۱۹۶۰ء کے بعد اضافہ ہوا اور ۱۹۸۰ء کے بعد کے زمانہ میں یہ رجحان کچھ اور زیادہ بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔

اس عرصہ میں مولانا فراہی پر جو کچھ شائع ہوا وہ نہ صرف کمیت کے اعتبار سے معتد بہ اور حوصلہ افزا ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی قابل توجہ ہے اس میں مولانا فراہی کے کارناموں کو نمایاں کرنے کی کوشش کے علاوہ بعض حضرات کی جانب سے ان کی نگارشات کے تنقیدی مطالعہ میں دلچسپی بھی نظر آتی ہے۔ مولانا فراہی پر لکھے گئے تنقیدی مضامین اور پھر ان کی تردید میں پیش کردہ مضامین سے نہ صرف مولانا فراہی کے افکار و خیالات کو سمجھنے میں دلچسپی بڑھی بلکہ یہ بالواسطہ مولانا کے علمی کارناموں کی اشاعت کا ذریعہ بنے۔ ماضی قریب میں "نقد و استدراک" کے تحت مولانا فراہی سے متعلق متعدد مضامین شائع ہوئے ہیں۔ جیسا کہ اس کتابیات کے حواشی میں ان کی نشاندہی متفرق مقامات پر کی گئی ہے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ پچھلے دس پندرہ سال کے عرصہ میں مولانا فراہی اور ان کی علمی خدمات سے لوگوں کو متعارف کرانے میں انفرادی طور پر جس شخص نے سب سے زیادہ وقیع خدمات انجام دی ہیں وہ ہیں ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی صاحب۔ جیسا کہ ان کے مضامین کی فہرست دیکھ کر بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مولانا فراہی پر مضامین کے مقام اشاعت پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت بھی عیاں ہوتی ہے کہ ادھر قریب کے عرصہ میں مولانا فراہی کے افکار و نظریات کی اشاعت میں جن رسائل و مجلات نے اہم رول ادا کیا ان میں تدبر (لاہور)، فکر و نظر (اسلام آباد) معارف (اعظم گڑھ)، تحقیقات اسلامی (علی گڑھ) علوم القرآن (علی گڑھ) الرشاد (اعظم گڑھ) اور حیات نو (بلریا گنج) خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ان سب میں علوم القرآن کو اس لحاظ سے امتیاز حاصل ہے کہ اس کے ہر شمارہ میں مولانا فراہی سے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور شائع ہوتا ہے خواہ مولانا فراہی کی کسی تحریر کی دوبارہ اشاعت کی صورت میں یا ان پر کسی مضمون کی صورت میں یا ان کی کسی کتاب پر تبصرہ کی شکل میں۔

آخر میں یہ اعتراف بھی ضروری ہے کہ پیش نظر کتابیات کے لیے مواد کی فراہمی میں کافی جد و جہد کے باوجود یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مطبوعہ صورت میں مولانا فراہی کا جو کچھ تصنیفی یا تالیفی سرمایہ موجود ہے یا ان پر جو کچھ شائع ہو چکا ہے۔ ان سب کا احاطہ اس کتابیات میں کر لیا گیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ کسی بھی موضوع پر کتابیاتی جائزہ میں کوئی شخص بھی مکمل استقصا یا احاطہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اس کی تیاری و ترتیب میں احتیاط برتنے کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کوتاہیوں

اور خامیوں سے پاک ہے۔ اس لیے یہ کتابیات اہل علم بالخصوص مولانا فراہی و فکر فراہی سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کی توجہ کی طالب ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس کی خامیوں، کمیوں اور غلطیوں کی نشاندہی کریں گے اور اس کتابیات کو آئندہ مزید بہتر بنانے کے لیے مجھے اپنے تعاون سے نوازیں گے (ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین)۔ مجھے توقع ہے کہ مولانا فراہی سے متعلق کتابیاتی جائزہ کی یہ اولین کوشش مولانا فراہی کی حیات و خدمات کے مطالعہ میں دلچسپی رکھنے والوں اور ان پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے ممد و معاون ثابت ہوگی۔

اس کتابیات کی تیاری و ترتیب کے ہر مرحلہ میں مجھے ادارہ علوم القرآن کے رفقاء و متعلقین اور بعض دیگر حضرات کا فراخدلانہ تعاون حاصل رہا ہے، میں ان تمام حضرات کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ انفرادی طور پر سب سے زیادہ شکریہ کے مستحق ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی ہیں جنھوں نے اس کتابیات سے متعلق بہت سی قیمتی معلومات بہم پہونچائیں اور اس کے متعدد نامکمل اندراجات کی تکمیل کا سامان فراہم کیا۔ اس کتابیات کی تکمیل مشکل ہوتی اگر مجھے مولانا آزاد لائبریری (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ)، ادارہ علوم اسلامیہ (مسلم یونیورسٹی) کی لائبریری، دار المعلومات (انجمن طلبہ مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر کی لائبریری) اور دار المصنفین (اعظم گڑھ) میں استفادہ کا موقع نہ ملتا۔ ان تمام لائبریریوں اور کتب خانوں کے منتظمین کا شکریہ نہ ادا کرنا یقیناً ناسپاسی ہوگا۔ اللہ کرے ادارہ علوم القرآن کے لیے میری یہ حقیر پیشکش قرآنیات کے ماہر اور ممتاز مفسر مولانا حمید الدین فراہی کی تصانیف کے مطالعہ میں دلچسپی بڑھانے اور قرآن و قرآنی علوم سے قربت کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ مجھے فہم قرآن کی صلاحیت عطا فرمائے اور علم قرآن کی اشاعت کی توفیق عنایت کرے۔ (اللہ الموفق وھو المستعان)

ظفر الاسلام
ادارہ علوم القرآن
پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سر سید نگر، علی گڑھ

۲۴ ستمبر ۱۹۹۱ء

حصہ اوّل

- مولانا فراہی کی مطبوعہ کتب
- مولانا فراہی کی کتابوں کے اردو تراجم
- مولانا فراہی کے مطبوعہ مضامین
- افادات فراہی
- مولانا فراہی کے مطبوعہ مکاتیب
- مولانا فراہی کا مطبوعہ کلام (متفرقات)

مولانا فراہیؒ کی مطبوعہ کتب :

نام کتاب	زبان	ناشر	مطبع	سن اشاعت	نمبر طبع	صفحات
اسالیب القرآن	عربی	دائرہ حمیدیہ و مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ	مطبعہ حمیدیہ، سرائے میر	۱۳۲۸ھ/۱۹۰۹ء	اول	۵۶
اسباق النحو (حصہ اول)	اردو		مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء	اول	
اسباق النحو (حصہ اول)	اردو	انجمن ترقی اردو، حیدرآباد	مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء	دوم	۴۸
اسباق النحو (حصہ اول)	اردو	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعہ حمیدیہ، سرائے میر	۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء	دوم	۵۵
اسباق النحو (حصہ اول)	اردو	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	حمیدیہ پریس، سرائے میر	بدون تاریخ	سوم	
اسباق النحو (حصہ اول)	اردو	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعہ حمیدیہ، سرائے میر	۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء	چہارم	۵۶
اسباق النحو (حصہ اول)	اردو	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	نشاط پریس، ٹانڈہ	۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء	پنجم	۵۵
اسباق النحو (حصہ دوم)	اردو		مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء	اول	۴۲
اسباق النحو (حصہ دوم)	اردو	انجمن ترقی اردو، حیدرآباد	مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء	دوم	
اسباق النحو (حصہ دوم)	اردو		مطبع معارف، اعظم گڑھ	بدون تاریخ		۵۲
اسباق النحو (حصہ دوم)	اردو	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء	سوم	۴۸
اسباق النحو (حصہ دوم)	اردو	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	۱۳۸۲ھ/۱۹۶۳ء	چہارم	۴۸
اسباق النحو (حصہ دوم)	اردو	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	نشاط پریس، ٹانڈہ	۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء	پنجم	۵۲
اقسام القرآن	عربی		مطبعہ اصح المطابع، لکھنؤ	بدون تاریخ [۱]	اول	۳۸
امعان فی اقسام القرآن [۲]	عربی		مطبعہ احمدیہ، علی گڑھ	۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء	دوم	۵۵
امعان فی اقسام القرآن	عربی	دارالمصنفین، اعظم گڑھ	المطبعۃ السلفیہ، قاہرہ	۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء	سوم	۶۸
امعان فی اقسام القرآن	عربی	دارالقرآن الکریم، کویت		۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء	چہارم	۷۵
امثال آصف الحکیم [۳]	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعۃ ندوۃ العلماء، لکھنؤ	بدون تاریخ	دوم	۷۳
امثال آصف الحکیم	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعۃ الکوثر، سرائے میر	سنہ ۱۹۸۵ء		۴۹
آنحضرت کا سلسلہ نسب اور اہل کتاب [۴]	اردو	مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی	اصیلہ آفسیٹ پریس، دہلی	سنہ ۱۹۹۱ء	اول	۳۰
تحفۃ الاعراب (منظوم)	اردو	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	نامی پریس، لکھنؤ	۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء	سوم [۵]	۱۱
تحفۃ الاعراب (منظوم)	اردو	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء	چہارم	۱۵

۱؎ اقسام القرآن کے لکھنؤ ایڈیشن پر سن طباعت درج نہیں ہے لیکن مولانا سید سلیمان ندوی کے بیان سے صاف طور پر یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ کتاب پہلی بار سنہ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی۔ ملاحظہ کریں سید صاحب کا مقالہ "مولانا حمید الدین" معارف ، ۲۷/۱ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء ، ص ۱۴

۲؎ حروف تہجی کے اعتبار سے اس نام کو بعد میں آنا چاہیے تھا لیکن یہ اقسام القرآن ہی کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن ہے جو ذرا مختلف نام سے شائع ہوا ہے اس لیے اس کو یہیں درج کرنا مناسب معلوم ہوا۔

۳؎ یہ کتاب حکیم آصف کی نصیحت آمیز حکایات کا مجموعہ ہے جسے مولانا فراہیؒ نے انگریزی سے عربی میں منتقل کیا تھا۔ یہ مختلف مدارس کے ابتدائی درجات کے نصاب میں عربک ریڈر کے طور پر شامل ہے اس کتاب کے طبع اول کے بارے میں اطلاع نہیں مل پائی۔

۴؎ یہ مختصر رسالہ پہلے مقالہ کی صورت میں "نسب نامہ نبویؐ" کے عنوان سے معارف میں دو قسطوں میں (۱/۶ ، دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء ، ۱/۱۷ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء) شائع ہوا تھا۔ مولانا محمد فاروق خاں نے اسے بڑے اہتمام سے کتابی صورت میں شائع کرایا ہے ۔

۵؎ اس کتاب کے طبع اوّل و دوم کے بارے میں معلومات فراہم نہیں ہو سکیں ۔

ترجمۂ فارسی پارۂ از طبقات محمد بن سعد [1]	فارسی	مدرسۃ العلوم، علی گڑھ	مطبع مفید عام، آگرہ	۱۸۹۱ء	اوّل	۱۰۶
ترجمۂ فارسی رسالہ بدء الاسلام [2]	فارسی	الفرض بکڈپو، مدرسۃ العلوم علی گڑھ	تجارتی پریس، علی گڑھ	بدون تاریخ	اوّل	۳۶
ترجمۂ قرآن [3] (سورۃ القیامۃ تا سورۃ الناس)	اردو	مکتبۂ الحسنات، رام پور	جمال پریس، دہلی	۱۹۷۳ء	اوّل	۱۲۰
تفسیر آیۃ بسم اللہ و سورۃ الفاتحۃ [4] (مع فاتحۂ نظام القرآن)	عربی		مطبعۂ اصلاح، سرائے میر	۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء	اوّل	۳۰
تفسیر سورۃ الذاریات	عربی		مطبعۂ معارف، اعظم گڑھ	بدون تاریخ	اوّل	۴۷
تفسیر سورۃ الحشر [5]	عربی		مطبعۂ فیض عام، علی گڑھ	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء	اوّل	
تفسیر سورۃ التحریم	عربی		مطبعۂ فیض عام، علی گڑھ	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء	اوّل	۲۷

[1] یہ رسالہ طبقات ابن سعد کے اس حصہ کا ترجمہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بھیجے گئے سفراء اور آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود سے تعلق رکھتا ہے۔

[2] سیرت نبویؐ سے متعلق یہ رسالہ علامہ شبلی نعمانیؒ کا تالیف کردہ ہے۔ مولانا فراہیؒ نے اس کا فارسی میں ترجمہ کیا تھا۔ منتخب طبقات ابن سعد اور اس رسالہ کا فارسی ترجمہ طلباء مدرسۃ العلوم علی گڑھ (ایم۔اے۔او کالج) کی درسیات کے لیے کرایا گیا تھا۔

[3] یہ ترجمہ ابن الحمید فراہی (ڈاکٹر حمد اللہ فراہی) کا مرتب کردہ ہے۔ بعض سورتوں کے مکمل تراجم مولانا فراہی کے مسودہ میں موجود نہیں تھے۔ مرتب نے مولانا فراہیؒ کے تلمیذ رشید مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر "تدبر قرآن" سے ان کی تکمیل کی ہے۔

[4] یہ رسالہ مولانا فراہی کے "تفسیری نمونہ" "تفسیر نظام القرآن وتاویل الفرقان بالفرقان" کے مقدمہ (فاتحۂ تفسیر نظام القرآن) کا ایک حصہ ہے۔ یہ مقدمہ ۲۸ صفحات پر مشتمل ہے اور اسی کے آخر میں آیۃ بسم اللہ اور سورۃ الفاتحۃ کی تفسیر تیس صفحات میں پھیلی ہوئی ہے۔

[5] تفسیر سورۃ الحشر کا حوالہ معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ (مرتب یوسف الیان سرکیس، المطبعہ سرکیش مصر ۱۹۲۸ء (۱۳۴۶ھ)) کے علاوہ اور کہیں نہیں مل سکا۔ یہ تفسیر بھی دستیاب نہیں ہے۔

تفسیر سورۃ القیامۃ	عربی		مطبع فیض عام، علی گڑھ	بدون تاریخ	اوّل	۲۱
تفسیر سورۃ القیامۃ	عربی	دائرہ حمیدیہ سرائے میر	مطبعۃ الکوثر، سرائے میر	۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء	دوم	۴۵
تفسیر سورۃ المرسلات	عربی		مطبعۂ معارف، اعظم گڑھ	بدون تاریخ	اوّل	۲۰
تفسیر سورۃ عبس	عربی		مطبعۂ معارف، اعظم گڑھ	بدون تاریخ	اوّل	
تفسیر سورۃ الشمس	عربی		مطبعۂ فیض عام، علی گڑھ	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء	اوّل	۱۹
تفسیر سورۃ التین	عربی		مطبعۂ معارف، اعظم گڑھ	بدون تاریخ	اوّل	
تفسیر سورۃ العصر	عربی		مطبعۂ فیض عام، علی گڑھ	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء	اوّل	۲۳
تفسیر سورۃ الفیل	عربی		مطبعۂ معارف، اعظم گڑھ	۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء	اوّل	۳۱
تفسیر سورۃ الکوثر	عربی		مطبعۂ معارف، اعظم گڑھ	بدون تاریخ [1]	اوّل	
تفسیر سورۃ الکافرون	عربی		مطبعۂ فیض عام، علی گڑھ	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء	اوّل	۱۵
تفسیر سورۃ ابی لہب	عربی		مطبع احمدی، علی گڑھ	۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء	اوّل	۱۱
تفسیر سورۃ اللہب	عربی		مطبعۂ معارف، اعظم گڑھ	بدون تاریخ	اوّل	۲۹
تفسیر سورۂ اخلاص [2]	اردو	باہتمام مولانا مسعود علی ندوی	مطبع معارف، اعظم گڑھ	۱۹۳۱ء		۳۸
تفسیر سورۂ اخلاص	اردو	دائرۂ حمیدیہ، سرائے میر		۱۹۳۱ء	اوّل	
تفسیر سورہ اخلاص	اردو	دائرہ حمیدیہ سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء	دوم	۴۲

[1] ۱۹۳۱ء میں شائع شدہ تفسیر سورہ اخلاص میں تفسیر سورہ کوثر کے اشتہار کی اشاعت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ تفسیر اس سے پہلے چھپ چکی تھی۔

[2] مولانا فراہیؒ کے تفسیری مجموعہ میں یہ واحد تفسیر ہے جسے مولانا نے اردو میں لکھا تھا اور یہ تفسیر اس زمانہ کی یادگار ہے جب مولانا کراچی کے مشہور ادارہ مدرسۃ الاسلام میں عربی کے استاد تھے۔ مولانا کی یہ نادر اردو تفسیر پہلی بار اُن کے برادر عزیز حاجی رشید الدین صاحب کی فرمائش پر مولانا مسعود علی ندوی کے زیر اہتمام شائع ہوئی۔ اس پر سید سلیمان ندوی کا مختصر دیباچہ بھی ہے۔ سید صاحب کے بقول مولانا فراہی نے یہ اردو تفسیر کسی دوست کے اصرار پر لکھی تھی۔ ترکی سے انگریزی میں شائع شدہ قرآن تراجم کی عالمی ببلوگرافی میں (مرکز بحوث اسلامیہ، استنبول، ۱۹۸۶ء، ص ۴۲، نمبر ۱۳۹۲) اس تفسیری رسالہ کو غلط طور پر مولانا امین احسن اصلاحی سے منسوب کیا گیا ہے۔

التکمیل فی اصول التاویل	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	المطبعۃ الحمیدیہ، سرائے میر	۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء	اول	۶۹
التکمیل فی اصول التاویل	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	المطبعۃ الحمیدیہ، سرائے میر	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء	دوم	۶۹
جمہرۃ البلاغۃ	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعہ معارف اعظم گڑھ	۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء	اول	۸۰
خرد نامہ (منظوم)[1]	فارسی		حیدرآباد		اول	
دلائل النظام	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعہ حمیدیہ، سرائے میر	۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء	اول	۱۲۷
دیوان حمید[2]	فارسی	باہتمام محمد ابراہیم خاں اکبرآبادی	مطبعہ شمسی، حیدرآباد	۱۹۰۳ء	اول	۵۷
دیوان الفیض (مرتبہ مولانا فراہی)[3]	عربی		مطبعۃ اختر، حیدرآباد	۱۳۳۶ھ	اول	۸۲
دیوان المعلم عبدالحمید فراہی	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعہ حمیدیہ، سرائے میر	۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء	اول	۳۱
الرای الصحیح فی من ھو الذبیح	عربی	باہتمام مولوی مسعود علی ندوی	مطبعہ معارف، اعظم گڑھ	۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء	اول	۶۸
رسالۃ فی عقیدۃ الشفاعۃ والکفارۃ[4]	انگریزی					

۱؎ یہ منظوم رسالہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے مواعظ (جو یہودیوں کے مجموعۂ اسفار میں "امثال سلیمان" کے نام سے شامل ہے) کا عبرانی سے فارسی ترجمہ ہے۔ مولانا فراہی نے یہ ترجمہ الہ آباد قیام کے دوران (۱۹۰۸-۱۹۱۳ء) شروع کیا اور حیدرآباد قیام کے زمانہ (۱۹۱۴-۱۹۱۹ء) میں پایہ تکمیل کو پہونچایا اور اسی اثنا میں وہیں سے شائع ہوا۔ معارف اکتوبر ۱۹۱۹ء میں اس پر تبصرہ کی اشاعت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رسالہ ۱۹۱۹ء میں چھپ چکا تھا۔

۲؎ اس دیوان کے سرورق کی عبارت سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ اسے مولانا فراہیؒ کے برادر خورد حاجی رشید الدین صاحب نے مرتب کیا تھا۔

۳؎ گرچہ اس دیوان کے مطبوعہ نسخہ پر مرتب کی حیثیت سے مولانا فراہی کا نام نہیں ملتا لیکن مولانا سید سلیمان ندوی کے بیان اور بعض دوسرے شواہد سے یہ قطعی ثبوت ملتا ہے کہ اسے مولانا فراہیؒ نے مرتب کیا تھا (حیات شبلی، مطبع معارف، اعظم گڑھ ۱۹۴۳ء ص ۴۰۳۔ متفرقات حمید، مرتبہ عبدالرحمٰن ناصر اصلاحی دائرہ حمیدیہ، سرائے میر ۱۹۹۱ء ص ۳۸)۔

۴؎ مولانا فراہیؒ نے اس انگریزی رسالہ میں نصاریٰ کے عقیدۂ شفاعت وکفارہ کی تردید کی ہے۔ اس رسالہ کا ذکر سید سلیمان ندوی نے مولانا کی کتاب امعان فی اقسام القرآن کے مقدمہ میں کیا ہے (دارالقرآن الکریم، کویت ۱۹۸۴ء ص ۱۱)۔ اس کے علاوہ اس رسالہ کا حوالہ کہیں اور نہیں ملتا اور نہ ہی یہ رسالہ دستیاب ہے۔

رسائل الامام عبدالحمید الفراہی فی علوم القرآن (المجموعۃ الاولیٰ)[1]	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر		۱۹۹۱ء	دوم	۲۸۰
فاتحۃ تفسیر نظام القرآن[2]	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعۃ اصلاح، سرائے میر	۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء	اول	۶۳
فی ملکوت اللہ	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعۃ الکوثر، سرائے میر	۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء	اول	۴۷
القائد الی عیون العقائد	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعۃ الکوثر، سرائے میر	۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء	اول	۲۰۸
مفردات القرآن[3]	عربی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	مطبعۃ اصلاح، سرائے میر	۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء	اول	۷۳
تراۓ سلوی (فارسی دیوان مشمول زمزمہ دری وسرود پارسی)[4]	فارسی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	چاپخانۂ حمیدیہ، سرائے میر	۱۹۷۶ء	اول	۴۵۶ ۵۷

۱؎ اس مجموعہ میں تین رسائل (دلائل النظام، اسالیب القرآن، التکمیل فی اصول التاویل) شامل ہیں جو پہلے الگ الگ شائع ہو چکے ہیں۔ اسی لیے اس مجموعہ کو طبع دوم قرار دیا گیا۔

۲؎ مولانا فراہیؒ نے تفسیر نظام القرآن وتاویل الفرقان" کے نام سے عربی میں تفسیر لکھنی شروع کی تھی جو مکمل نہ ہو سکی۔ متفرق سورتوں کی مطبوعہ تفسیریں اسی کا حصہ ہیں۔ اسی تفسیر کے لیے انھوں نے "فاتحۂ نظام القرآن" کے نام سے مقدمہ لکھا تھا جو علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہوا۔

۳؎ مولانا فراہیؒ کی اس اہم تصنیف پر ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی نے شعبہ عربی، لکھنؤ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ہے۔ وہ اس کتاب کا محقق ایڈیشن بھی مع ضروری تشریحات ومفید حواشی تیار کر رہے ہیں جو ان شاء اللہ تکمیل کے بعد شائع ہوگا۔

۴؎ مولانا فراہی کی مطبوعات میں عربی وفارسی دیوان کے ساتھ ساتھ اسالیب القرآن، التکمیل فی اصول التاویل، دلائل النظام، فی ملکوت اللہ اور القائد الی عیون العقائد کو مولانا بدرالدین اصلاحی صاحب نے مدون ومرتب کیا ہے اور ان کے علاوہ مولانا کی جو کتابیں پہلے شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے بیشتر بالخصوص تفسیری اجزاء (عربی) کی ترتیب وتنقیح کا اہم کام مولانا کے عزیز شاگرد اور شیدائے قرآن مولانا اختر احسن اصلاحی مرحوم نے انجام دیا ہے۔

مولانا فراہیؒ کی کتابوں کے اُردو تراجم :

نام کتاب	مترجم	ناشر	مطبع	سن اشاعت	طباعت	صفحات
اقسام القرآن	امین احسن اصلاحی	مکتبہ چراغ راہ، کراچی	انشا پریس لاہور	۱۹۳۱ء	اول	۱۲۸
اقسام القرآن	امین احسن اصلاحی	مکتبہ چراغ راہ، کراچی	انشا پریس، لاہور	۱۹۵۳ء	دوم	۱۲۸
اقسام القرآن	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم	۱۴۲
تفسیر بسم اللہ و سورہ فاتحہ	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	اول	۴۸
تفسیر بسم اللہ و سورہ فاتحہ	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	نشاط پریس ٹانڈہ	۱۹۸۱ء	دوم	۴۸
تفسیر سورہ ذاریات	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	اول	۱۴۳
تفسیر سورہ تحریم	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم[1]	۴۲
تفسیر سورہ قیامہ	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم	۶۶
تفسیر سورہ قیامہ	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر		بدون تاریخ	اول	۵۸
تفسیر سورہ مرسلات	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر		۱۹۳۸ء	اول	
تفسیر سورہ مرسلات	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم	۵۶
تفسیر سورہ عبس	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر		۱۹۲۰ء	اول	۷۰
تفسیر سورہ عبس	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم	۴۰
تفسیر سورہ الشمس	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر		۱۹۳۶ء	اول	
تفسیر سورہ الشمس	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم	۵۲
تفسیر سورہ والتین	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر		۱۹۳۶ء	اول	
تفسیر سورہ والتین	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم	۴۱

[1] اس ترجمے کے طبع اول کے بارے میں کوئی اطلاع فراہم نہیں ہو سکی۔

نام کتاب	مترجم	ناشر	مطبع	سن اشاعت	طباعت	صفحات
تفسیر سورہ والعصر	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر		۱۹۳۶ء	اول	۶۶
تفسیر سورہ والعصر	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم	۹۳
تفسیر سورہ فیل	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	اصلاح پریس، سرائے میر	۱۹۳۶ء	اول	۱۱۳
تفسیر سورہ فیل	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم	۱۰۰
تفسیر سورہ کوثر	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	اصلاح پریس، سرائے میر	۱۹۳۶ء	اول	۱۴۳
تفسیر سورہ کوثر	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	۱۹۵۸ء	دوم	۱۲۰
تفسیر سورہ کافرون	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر		۱۹۳۸ء	اول	۴۸
تفسیر سورہ کافرون	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم	۴۸
تفسیر سورہ لہب	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	اصلاح پریس، سرائے میر	۱۹۳۶ء	اول	۴۳
تفسیر سورہ لہب	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	دوم	۴۶
تفسیر سورہ الفلق والناس[1]	امین احسن اصلاحی		مطبع معارف، اعظم گڑھ	بدون تاریخ	اول	۹۶
تفسیر نظام القرآن[2]	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	دہلی آفسٹ پریس، دہلی	۱۹۹۰ء		۵۳۹
ذبیح کون ہے[3]	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	اول	۱۸۸

[1] اس تفسیر کے عربی متن یا اُردو ترجمہ کا ذکر عام طور پر نہیں ملتا اور نہ ہی اس کا کوئی نسخہ دستیاب ہے۔ قرآنی تراجم کی عالمی ببلیوگرافی (اصول بابا، ۱۹۸۶ء، نمبر ۲۳۹۱) اور قرآن کریم کے اُردو تراجم۔ کتابیات (مرتبہ ڈاکٹر احمد خاں، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء، ص ۱۴۰-۱۴۱، نمبر ۲۱) میں عربی متن کے ساتھ ان دونوں سورتوں کے اُردو ترجمہ کا حوالہ ملتا ہے اور دونوں نے خدا بخش لائبریری، پٹنہ میں بلا اندراج نمبر ان کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے لیکن خدا بخش لائبریری سے اس کی توثیق نہیں ہو سکی۔ موخر الذکر کتابیات کے مرتب نے یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ مولانا فراہیؒ نے یہ تفسیر عربی میں لکھی تھی اور پھر خود ہی اس کا اُردو میں ترجمہ کیا۔ دونوں مآخذ میں اس کا نام سورۃ الفلق والناس لکھا ہے لیکن غالباً صحیح سورۃ الفلق والناس ہوگا۔

[2] یہ کتاب مولانا فراہیؒ کے عربی تفسیری اجزاء کے اُردو ترجمہ "مجموعہ تفاسیر فراہی" (مترجم: مولانا امین احسن اصلاحی) کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن ہے جو مناسب ترمیم و اضافہ کے ساتھ تیار کیا گیا ہے اور مولانا فراہیؒ کی عربی تفسیر کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

[3] اسی اُردو ترجمے سے اس کتاب کا انگریزی ترجمہ تیار ہو چکا ہے جو ان شاء اللہ جلد ہی شائع ہو جائے گا۔

مجموعہ تفاسیر فراہی	امین احسن اصلاحی	مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی لاہور	مرکنٹائل پریس	بدون تاریخ	اوّل	۵۰۲
مجموعہ تفاسیر فراہی	امین احسن اصلاحی	انجمن خدام القرآن لاہور		۱۹۷۳ء	دوم	۵۲۹
مجموعہ تفاسیر فراہی	امین احسن اصلاحی	فاران فاؤنڈیشن لاہور	المطبعۃ العربیۃ، لاہور	۱۹۹۱ء	سوم	
مقدمہ تفسیر نظام القرآن	امین احسن اصلاحی	دائرہ حمیدیہ، سرائے میر	کوہ نور پریس، دہلی	بدون تاریخ	اوّل	۹۰

مولانا فراہی کے مطبوعہ مضامین:

مضمون	مآخذ	تفصیلات اشاعت
احکام رسول کا قرآن مجید سے استنباط (ترجمہ: خالد مسعود)	ماہنامہ تدبر (لاہور)	سلسلہ نمبر ۱۳، فروری ۱۹۸۵ء، ص ۱۱-۲۰
اسالیب قرآن (ترجمہ: خالد مسعود)	ماہنامہ میثاق (لاہور)	۲۳/۵-۶، ۲۴/۱، ۳، ۴، مئی، جولائی، ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۴ء، ص ۲۶-۳۱، ۳۳-۴۰، ۳۶-۴۴، ۵۷-۶۴
استاذ امام کے ترجمہ قرآن کا نمونہ	ماہنامہ الاصلاح (سرائے میر)	۱/۳، مارچ ۱۹۳۶ء، ص ۱۲-۱۵
اقسام القرآن [ترجمہ: امین احسن اصلاحی]	الاصلاح	۴/۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر ۱۹۳۹ء، ص ۱۵-۳۰، ۲۲-۳۱، ۱۸-۲۹، ۱۶-۲۹، ۲۰-۲۹، ۲۲-۳۱، ۲۲-۴۲
ترتیب و نظم قرآن	الاصلاح	۱/۱، جنوری ۱۹۳۶ء، ص ۹-۱۹
تفسیر آیۃ بسم اللہ (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	ماہنامہ ترجمان القرآن، (لاہور)	۱۹/۲-۳، دسمبر ۱۹۴۱ء و جنوری و فروری ۱۹۴۲ء، ص ۲۲۳-۲۵۴
تفسیر سورہ فاتحہ (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	ترجمان القرآن	۲۰/۳، ۴، اپریل و مئی ۱۹۴۲ء، ص ۱۴۹-۱۵۵، ۲۶۵-۲۷۲
تفسیر سورہ ذاریات [ترجمہ: امین احسن اصلاحی]	الاصلاح	۴/۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر ۱۹۳۹ء، ص ۹-۲۳، ۸-۱۷، ۹-۱۶، ۹-۱۸، ۹-۲۱، ۹-۲۲

مضمون	مآخذ	تفصیلات اشاعت
تفسیر سورہ تحریم [ترجمہ: امین احسن اصلاحی]	الاصلاح	۳/۱۱، ۱۲، ۴/۱، ۲، ۳، ۴، ۵، نومبر ۱۹۳۸ء، جنوری، فروری، مارچ و اپریل، مئی ۱۹۳۹ء، ص ۲۳۹-۲۵۷، ۹-۱۷، ۹-۱۹، ۹-۲۰، ۹-۱۳
تفسیر سورہ قیامہ (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	الاصلاح	۳/۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر ۱۹۳۸ء، ص ۲۶۵-۲۷۴، ۳۲۹-۳۳۵، ۳۹۳-۳۹۸، ۴۵۷-۴۶۲، ۵۲۱-۵۲۸، ۵۸۵-۵۹۰
تفسیر سورہ مرسلات (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	الاصلاح	۳/۱، ۲، ۳، ۴، جنوری، فروری، مارچ و اپریل ۱۹۳۸ء، ص ۹-۱۸، ۷۳-۸۴، ۱۳۷-۱۴۳، ۲۰۱-۲۰۷
تفسیر سورہ عبس (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	الاصلاح	۲/۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر ۱۹۳۷ء، ص ۹-۲۲، ۹-۲۲، ۹-۱۹، ۹-۱۶
تفسیر سورۃ الاعلیٰ۔ کچھ غیر مطبوعہ افادات (ترجمہ: محمد فاروق خاں)	ششماہی علوم القرآن (علی گڑھ)	۴/۱، جنوری۔جون ۱۹۸۹ء، ص ۲۵-۳۸
تفسیر سورہ الشمس (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	الاصلاح	۲/۵، ۶، ۷، ۸، مئی، جون، جولائی، اگست ۱۹۳۷ء، ص ۹-۱۷، ۹-۱۷، ۹-۲۰، ۹-۱۵
تفسیر سورہ التین (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	الاصلاح	۲/۱، ۲، ۳، ۴، جنوری، فروری، مارچ، اپریل ۱۹۳۷ء، ص ۹-۲۱، ۵-۱۵، ۹-۱۸، ۹-۲۳
تفسیر سورہ عصر (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	الاصلاح	۱/۱۱، ۱۲، نومبر، دسمبر ۱۹۳۶ء، ص ۹-۱۹، ۵-۳۲
تفسیر سورہ فیل (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	الاصلاح	۱/۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی، جون، جولائی ۱۹۳۶ء، ص ۹-۱۹،

		۵-۱۷، ۵-۱۹، ۵-۱۱، ۵-۱۳، ۵-۱۲، ۹-۱۹
تفسیر سورہ کوثر (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	ترجمان القرآن	۷/۱، ۲، ۳، ۴، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر ۱۹۳۵ء، ص ۵۱-۶۴، ۱۲۹-۱۴۰، ۲۱۵-۲۲۹، ۲۸۸-۳۰۲
تفسیر سورۃ الکافرون (عربی)	پندرہ روزہ الجامعہ (کلکتہ)	۱۱/۵، ۲ شعبان ۱۳۴۲ھ / مارچ ۱۹۲۴ء، ص ۹-۱۲
تفسیر سورۃ الکافرون (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	الاصلاح	۱/۸، ۹، ۱۰، اگست، ستمبر، اکتوبر ۱۹۳۶ء، ص ۹-۱۸، ۹-۱۶، ۹-۱۷
جمہرۃ البلاغۃ [عربی متن مع اردو ترجمہ]	ماہنامہ البیان (لکھنؤ)	۲/۵، ۶، ۷، جمادی الاولیٰ، جمادی الاخری، رجب ۱۳۳۲ھ، ص ۳-۸، ۳-۱۰، ۳-۱۱
حکمت قرآن (ترجمہ: خالد مسعود)	تدبر	سلسلہ نمبر ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ستمبر، دسمبر ۱۹۸۶ء، مارچ، جولائی، اکتوبر ۱۹۸۸ء، ستمبر، دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۳-۲۷، ۱۲-۱۶، ۳۸-۴۴، ۲۵-۳۱، ۳۸-۴۷، ۳۰-۳۶، ۳۰-۳۴، ۲۷-۳۵، ۲۸-۳۰
خانۂ کعبہ اور نبی اسماعیل کے فضائل و خصوصیات	ماہنامہ الرشاد (اعظم گڑھ)	۱۲/۵۳-۵۵ جنوری- مارچ ۱۹۸۶ء، ص ۱۰-۱۸
خیالات اشار ترجمۂ قرآن	الاصلاح	۱/۲، فروری ۱۹۳۶ء، ص ۱۸-۲۵
خیالات اشار ترجمۂ قرآن	ترجمۃ القرآن (سورۃ القیامۃ تا سورۃ الناس)	مکتبہ الحسنات، رامپور ۱۹۶۲ء، ص ۴۳-۵۴
ذبیح کون ہے [ترجمہ: امین احسن اصلاحی]	الاصلاح	۳/۱-۱۱، جنوری- نومبر ۱۹۳۸ء، ۴/۱-۴ جنوری- اپریل ۱۹۳۹ء، ص ۱۹-۲۶، ۸۵-۹۳، ۱۴۳-۱۵۲، ۲۰۸-۲۱۹، ۲۷۵-۲۸۳، ۳۳۶-۳۴۴، ۳۹۹-۴۰۸، ۴۶۵-۴۷۱

		۵۲۹-۵۳۶، ۵۹۱-۶۰۱، ۶۵۸-۶۶۸، ۱۸-۲۴
		۲۰-۳۲، ۲۱-۲۹
شانِ نزول (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	میثاق	۱/۹، جولائی ۱۹۶۳ء، ص ۲۲-۳۶
قرآن کا طرز استدلال (رجع القرآن سے ماخوذ۔ ترجمہ: خالد مسعود)	تدبر	سلسلہ نمبر ۱۳، مارچ ۱۹۹۰ء، ص ۳۳-۴۱
قرآن مجید کا طرز استدلال [مُحاجۃ الوحی کا ترجمہ: محمد اجمل اصلاحی]	علوم القرآن	۱/۲، جنوری- جون ۱۹۸۶ء، ص ۵-۱۶
المثل الاعلیٰ [عربی]	ماہنامہ الضیاء (لکھنؤ)	۱/۱۰، شوال ۱۳۵۱ھ / فروری ۱۹۳۳ء، ص ۷-۱۲
مُحاجۃ الوحی [عربی] [مع اردو ترجمہ بعنوان قرآن میں استدلال کا طریقہ]	البیان	۵/۸، ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ، ص ۲۳-۲۶
مقدمہ تفسیر نظام القرآن (ترجمہ: امین احسن اصلاحی)	ترجمان القرآن	۱۹/۱-۳، ستمبر- نومبر ۱۹۴۱ء، ص ۹-۶۳
ملکوت الٰہی (فی ملکوت اللہ سے ماخوذ) ترجمہ: خالد مسعود	میثاق	۱۲/۲، ۱۳/۳، ۴، اگست ۱۹۶۶ء، مارچ، اپریل ۱۹۶۷ء، ص ۹-۲۹، ۳۲-۳۷، ۴۳-۴۴، ۲۵-۲۹
نسب نامۂ نبوی	ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ)	۱۸/۶ دسمبر ۱۹۲۶ء، ۱۹/۱ جنوری ۱۹۲۷ء، ص ۴۳۲-۴۴۰، ص ۱۳-۲۲
نظم قرآن (ترجمہ: شرف الدین اصلاحی)	ماہنامہ فکر و نظر (اسلام آباد)	۱۵/۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، اپریل، مئی، جون، اگست ۱۹۷۸ء، ص ۸-۱۹، ۵-۱۹، ۵-۱۵، ۲-۱۶
نظم قرآن	سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر (لاہور)	۱۳/۵، نومبر ۱۹۷۹ء، ص ۳۲۸-۳۲۹
نظم قرآن	ماہنامہ ذکریٰ (رام پور)	شمارہ نمبر ۲۰۸، مارچ ۱۹۹۰ء، ص ۷۱-۷۴

نظم قرآن	علوم القرآن	۵/۱، جنوری - جون ۱۹۹۰ء، ص ۳۹-۴۹
نظم قرآن	ماہنامہ اشراق (لاہور)	۲/۱۲، دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۱۷-۲۸

افادات فراہیؒ:[1]

مضمون	مرتب	مجلہ	تفصیلات اشاعت
اجماع کی تین قسمیں	خالد مسعود	میثاق	۹/۴، اکتوبر ۱۹۶۳ء، ص ۲۸-۳۲
احکام شریعت کا مقصد اور اصول تشریع	خالد مسعود	میثاق	۹/۲، ۳، اگست و ستمبر ۱۹۶۳ء، ص ۲۵-۳۲، ۳۴-۴۰
اصول تفسیر	خالد مسعود	میثاق	۶/۳، ۵، اپریل، مئی ۱۹۶۳ء، ۷/۱-۳ جولائی - اگست ۱۹۶۳ء، ص ۲۹-۳۸، ۴۴-۴۷، ۲۴-۳۱، ۲۹-۳۷، ۲۹-۳۷
اعمال کی جزا و سزا کا تصور	خالد مسعود	تدبر	سلسلہ نمبر ۴۴، اکتوبر ۱۹۹۰ء، ص ۳۴-۳۸
تخلیق اور اس کی غایت	خالد مسعود	میثاق	۱۵/۴، اپریل ۱۹۶۹ء، ص ۷-۸
تخلیق اور اس کی غایت	خالد مسعود	تدبر	سلسلہ نمبر ۱۶، جنوری ۱۹۸۶ء، ص ۷-۴۸
توحید پر قرآن سے استدلال	خالد مسعود	تدبر	سلسلہ نمبر ۳۲، جولائی ۱۹۹۰ء، ص ۳۴-۴۲
حکمت صوم و جہاد	خالد مسعود	میثاق	۱۰/۱، جنوری ۱۹۶۴ء، ص ۲۵-۳۲

[1] اس حصہ میں ان مضامین کو شامل کیا جا رہا ہے جو بعض رسائل میں "افادات فراہیؒ" کے تحت شائع ہوئے ہیں لیکن ان مضامین سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہ مولانا فراہی کی غیر مطبوعہ تحریروں کے ترجمے ہیں یا ان میں مولانا فراہی کی کسی تصنیف کی روشنی میں متعلقہ موضوع پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ "افادات فراہیؒ" کے تحت شائع شدہ جن مضامین میں اس نوع کی وضاحت ملتی ہے انھیں اسی کے مطابق اس کتابیات کے متعلقہ حصوں میں شامل کیا گیا ہے۔

دنیا میں خیر و شر کے وجود کا مسئلہ	خالد مسعود	میثاق	۱۵/۱، جولائی ۱۹۶۸ء، ص ۳۱-۳۴
دین کا نظام	خالد مسعود	میثاق	۱۴/۹-۱۰، اکتوبر ۱۹۶۰ء، ص ۲۱-۲۸
صفات باری تعالیٰ	خالد مسعود	میثاق	۱۵/۳، مارچ ۱۹۶۸ء، ص ۳۶-۴۰
عصمت انبیاء	خالد مسعود	میثاق	۱۰/۵، ۶، ۷، مئی، جون، جولائی ۱۹۶۴ء، ص ۳۶-۴۲
عقائد پر قرآن سے استدلال	خالد مسعود	میثاق	۱۵/۲، فروری ۱۹۶۸ء، ص ۳۵-۴۳
عقیدۂ شفاعت	خالد مسعود	میثاق	۱۲/۱، جولائی ۱۹۶۶ء، ص ۳۷-۵۰
قرآن حکیم کی تمثیلات	خالد مسعود	میثاق	۱۶/۳، مارچ ۱۹۶۹ء، ص ۱۵-۱۷
مصائب و تکالیف کا سرچشمہ	خالد مسعود	میثاق	۱۳/۲، فروری ۱۹۶۷ء، ص ۳۱-۳۴
معجزہ کی حقیقت	خالد مسعود	میثاق	۱۰/۹، ستمبر ۱۹۶۴ء، ص ۳۱-۳۷
معجزہ کی حقیقت	خالد مسعود	ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ)	۳۲/۶، نومبر ۱۹۶۴ء، ص ۳۶-۴۳
نبی و مقام رسالت	خالد مسعود	میثاق	۱۰/۲، فروری ۱۹۶۴ء، ص ۳۵-۴۲
نفس میں گناہوں کا سرچشمہ	خالد مسعود	میثاق	۱۲/۴، اکتوبر ۱۹۶۶ء، ص ۳۱-۳۶
نماز کی حقیقت	خالد مسعود	میثاق	۹/۵-۶، نومبر - دسمبر ۱۹۶۳ء، ص ۲۱-۳۴
وحی کی حقیقت	خالد مسعود	میثاق	۱۰/۳، ۴، مارچ و اپریل ۱۹۶۴ء، ص ۴۱-۵۱
ہدایت و ضلالت	خالد مسعود	میثاق	۱۵/۴، اکتوبر ۱۹۶۸ء، ص ۴۱-۴۶

مولانا فراہیؒ کے مطبوعہ مکاتیب:[1]

مکتوب	مکتوب الیہ	تاریخ	مضمون	تفصیلات اشاعت
علامہ فراہی کا ایک قلمی خط	ڈاکٹر محمد علی شاہ (حیدرآباد)	۵ اگست ۱۹۱۳ء	سورہ بقرہ، سورہ مائدہ اور سورہ احزاب کی بعض آیات سے متعلق استفسار کا جواب	الاصلاح ۱/۲، فروری ۱۹۳۷ء، ص ۴۴-۴۸

[1] اس سرخی کے تحت وہ خطوط مذکور نہیں جن کا تفصیلی تجزیاتی مطالعہ مضمون کی صورت میں شائع ہوا ہے۔ اس نوع کے خطوط مولانا فراہیؒ پر مطبوعہ مضامین کے حصہ میں شامل کیے گئے ہیں۔

مکتوب مولانا حمید الدین فراہی مرحوم[1]	نامعلوم	۱۰ اکتوبر ۱۹۱۵ء	حجاب کے مسئلہ پر اظہار خیال	ماہنامہ نقوش (لاہور) مکاتیب نمبر ۶۵-۱۶۶ نومبر ۱۹۵۷ء، ۲/۸۳۰

مولانا فراہیؒ کا مطبوعہ کلام (متفرقات):

عنوان	مجلہ	تفصیلات اشاعت
پیام امید[2] (اردو نظم)	معارف	۱/۲، جولائی ۱۹۱۹ء، ص ۷۷
تبرکات حمید [فارسی و اردو رباعیات]	معارف	۶/۲۹، جون ۱۹۳۲ء، ص ۴۷۵
تبرکات حمید [اردو غزل]	ماہنامہ فاران (بجنور)	۳/۲، فروری ۱۹۳۶ء، ص ۵۳
چند متفرق اردو اشعار	الاصلاح	۳/۱ مارچ ۱۹۳۶ء، ص ۵۹
غزل [فارسی]	الاصلاح	۶/۱، جون ۱۹۳۶ء، ص ۵۲
غزل [فارسی]	الاصلاح	۱/۹، ستمبر ۱۹۳۶ء، ص ۵۵
غزل [فارسی]	الاصلاح	۱/۱۲، دسمبر ۱۹۳۶ء، ص ۵۵
غزل [فارسی]	الاصلاح	۲/۱، جنوری ۱۹۳۷ء، ص ۵۲
غزل [فارسی]	الاصلاح	۲/۲ فروری ۱۹۳۷ء، ص ۵۷
فی ذکر الملحمۃ الکبریٰ [عربی قصیدہ]	الضیاء	۳/۲، ربیع الآخر ۱۳۵۲ھ، ص ۱۲۶-۱۲۷
کلید حافظ[3] [فارسی غزل]	الاصلاح	۱/۲، فروری ۱۹۳۶ء، ص ۵۸

[1] اس مکتوب کی اصل مولانا آزاد لائبریری (ضمیمہ یونیورسٹی کلکشن نمبر ۲۹) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں محفوظ ہے۔

[2] اس نظم میں علامہ اقبال کی مشہور نظم "کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں" کی زمین میں طبع آزمائی کی گئی ہے۔ اس پر شاعر کا نام مذکور نہیں لیکن مدیر معارف کے نوٹ سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مولانا فراہی کی نظم ہے۔

[3] اس غزل کا شان نزول خود مولانا فراہی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے "یکے منکر سے اصرار داشت کہ حافظ ات بادۂ انگور بود ہر چند شواہد از کلام حافظ پیش کردم بر سر انکار بود بہر این غزل گفتہ آمد۔"

حصہ دوم

- مولانا فراہی پر مطبوعہ کتب
- مولانا فراہی پر غیر مطبوعہ تحقیقی مقالات
- مولانا فراہی پر مطبوعہ مضامین
- مولانا فراہی پر مطبوعہ متفرق کلام

مولانا فراہی پر مطبوعہ کتب:

نام کتاب	مصنف/مرتب	ناشر	مطبع	سنِ طبع	صفحات
اسلام کا نظامِ روحانی اور علامہ فراہیؒ	محمد فاروق خاں	مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی	جمال پرنٹنگ پریس، دہلی	۱۹۹۱ء	۴۰
دو مجموعہ مضمون۔ فتنۂ تکفیر اور کافر گری[1]	سید ابوالاعلیٰ مودودی و چودھری غلام احمد پرویز		مطبع اصلاح سرائے میر	۱۹۳۶ء	۳۴
علامہ حمید الدین فراہیؒ اہلِ علم و دانش کی نظر میں[2]		دائرہ حمیدیہ سرائے میر		بدون تاریخ	۴۴
علامہ حمید الدین فراہیؒ۔ ایک عظیم مفسر، ایک مایہ ناز محقق، ایک بلند پایہ مجدد	محمد عنایت اللہ سبحانی	مکتبۃ الاصلاح سرائے میر	اسرار کریمی پریس، الٰہ آباد	۱۹۸۹ء	۱۹۸
مختصر حیاتِ حمید[3]	عبدالرحمٰن ناصر اصلاحی	دائرہ حمیدیہ سرائے میر	مطبع معارف اعظم گڑھ	۱۹۹۳ء	۶۴

[1] یہ کتابچہ علامہ شبلی نعمانیؒ اور مولانا فراہیؒ پر فتوی تکفیر کی تردید میں لکھے گئے دو مضمون پر مشتمل ہے۔

[2] اس میں مولانا فراہیؒ پر مولانا سید سلیمان ندوی کا طویل مقالہ اور مولانا کے بارے میں ممتاز معاصر علماء اور مختلف رسائل کے مدیروں کے تاثرات کا خلاصہ شامل ہے۔

[3] یہ کتاب مولانا سید سلیمان ندوی اور مولانا امین احسن اصلاحی کے مقالات کا مجموعہ ہے۔

غیر مطبوعہ تحقیقی مقالات:

عنوان مقالہ	مقالہ نگار	برائے	شعبہ	یونیورسٹی/ادارہ	سنِ تکمیل	صفحات
امام حمید الدین فراہیؒ و منہجہ فی التفسیر و آرائہ فی مباحث علوم القرآن	اشہد رفیق	فضیلت	کلیۃ التفسیر	دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	۱۹۸۳ء	۱۱۱
حمید الدین فراہی۔ حیاتہ و منہجہ فی تفسیر القرآن و اثر ذالک فی الہند	سید سید احسن عابدی	پی ایچ ڈی	کلیۃ اصول الدین	جامعہ ازہر قاہرہ	[illegible]	۲۹۴
الفراہی و آثارہ فی تفسیر القرآن	معین الدین اعظمی	پی ایچ ڈی	عربی	مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۱۹۷۸ء	۳۲۲
مفردات القرآن (حمید الدین فراہی) دراسہ و تحقیق	محمد اجمل اصلاحی	پی ایچ ڈی	عربی	لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ	۱۹۸۳ء	۲۷۶

مولانا فراہی پر مطبوعہ مضامین[1]:

مقالات	مضمون نگار	ماخذ	تفصیلات اشاعت
اداریہ (مولانا فراہی کی قرآنی خدمات)	اشتیاق احمد ظلی	علوم القرآن	۱/۵ جنوری۔ جون ۱۹۹۰ء ص ۳-۸
اسالیبِ قرآن (مولانا فراہی کے افکار کی توضیح)	مجید خاں	میثاق	۴۰/۸ اگست ۱۹۹۳ء ص ۳۱-۴۰
اسلام اور امتِ مسلمہ (ماخوذ از مفردات القرآن، تفسیر سورۂ کوثر اور ذبیح کون ہے)	خالد مسعود	میثاق	۴۱/۱ جنوری ۱۹۹۲ء ص ۳۴-۴۵

[1] مولانا فراہی پر مضامین کے تحت رسائل و مجلات میں شائع شدہ مضامین کے علاوہ ان مضامین کو بھی شامل کیا گیا ہے جو علیحدہ باب کی شکل میں مختلف کتابوں میں دستیاب ہیں۔ اس حصہ میں ان مضامین کو بھی نظر انداز

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

عنوان	مصنف	رسالہ	تفصیل
...اسے کیا کہئے [محمد رضی الاسلام ندوی کے مضمون "مولانا فراہی کی ایک تصنیف[1]" پر ناقدانہ اداریہ]	ابو یحییٰ فلاحی	ماہنامہ حیات نو (مبارکپور)	۲/۸-۹، اگست و ستمبر ۱۹۸۹ء، ص ۳-۵
اقسام القرآن - صحیح نقطۂ نظر سے [مولانا فراہی کے افکار کی ترجمانی]	عبد المجید ندوی	الرشاد	۱۳/۹۱-۹۲، اگست و ستمبر ۱۹۷۶ء، ص ۶-۱۷
الامام حمید الدین فراہی [عربی]	خیر محمد الندوی الاصلاحی (ابو اللیث اصلاحی)	الضیاء	۲/۷، رجب ۱۳۵۲ھ، ص ۲۵-۲۹
ایک قطعہ تاریخ وفات [متعلق بہ مولانا فراہی]	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۱۸/۵، نومبر ۱۹۸۰ء، ص ۳۲-۳۵
ایک علمی خط [مولانا فیض الحسن سہارنپوری کی شرح سبع معلقہ ریاض الفیض پر مولانا فراہی کے حواشی سے متعلق]	محمد اجمل اصلاحی	فکر و نظر	۱۸/۱۲، جون ۱۹۸۱ء، ص ۶۳-۶۸
ایمان (مفردات سورۂ اخلاص اور سورۂ کوثر کی روشنی میں)	خالد مسعود	میثاق	۲/۶، فروری ۱۹۶۳ء، ص ۲-۲۴
باقیات فراہیؒ - ایک نو دریافت غیر مطبوعہ خط	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۱۹/۵، نومبر ۱۹۸۱ء، ص ۴۳-۵۱

پچھلے صفحے سے مسلسل

نہیں کیا گیا ہے جو خاص تنقیدی نقطۂ نظر سے لکھے گئے ہیں۔ اسی ضمن میں مولانا فراہی کے کسی خط یا خطوط کے تجزیاتی مطالعہ پر مشتمل مضامین بھی شامل ہیں۔ مضامین کے عناوین کے ذیل میں دو طرح کے توسین [ ]-( ) دیئے گئے ہیں اول الذکر کے تحت مضمون نگار کی اپنی وضاحت مذکور ہے اور موخر الذکر مرتب کتابیات کا اضافہ ہے۔ توسین میں مضمون کی نوعیت کی وضاحت کے علاوہ عربی و فارسی مضامین کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

[1] اس مضمون کی تفصیل ص۵۵ پر ملاحظہ کریں۔

عنوان	مصنف	رسالہ	تفصیل
باقیات فراہی - منظوم و نثر	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۱۸/۳، ستمبر ۱۹۸۰ء، ص ۳۸-۴۴
Biographical Sketches of Farahi and Islahi	Mustansir Mir	Thematical and Structural Coherence in the Quran: A Study of Islahi's Concept of Nazm	Indianapolis (U.S.A.) 1983 pp.6-9.
ترجمان فراہی سے ایک ملاقات	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۱۸/۱۱، مئی ۱۹۸۱ء، ص ۲۸-۴۲
ترجمان القرآن مولانا حمید الدین فراہی	شرف الدین اصلاحی	معارف	۱۴۷/۲، فروری ۱۹۹۱ء، ص ۱۰۵-۱۴۹
ترجمة المعلم عبد الحمید الفراہی	سید سلیمان ندوی	امعان فی اقسام القرآن	المطبعة السلفیة، القاہرہ ۱۳۴۹ھ، ص ا-ح (المقدمہ)
تصانیف فراہی کا غیر مطبوعہ سرمایہ	محمد اجمل اصلاحی	علوم القرآن	۵/۱-۲، جولائی-دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۱۰۳-۱۱۹
تصحیح و استدراک [زیر مضمون ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی "النثرات من قسم الشعر - فراہی کی طرف منسوب ایک مجموعۂ انتخاب[1]"]	محمد اجمل اصلاحی، عبد المجید ندوی	فکر و نظر	۱۹/۱، جولائی ۱۹۸۱ء، ص ۵۵-۵۹
تفسیر سورۃ الفیل علامہ حمید الدین فراہی	ابو اللیث خیر محمد ندوی	ترجمان القرآن	۶/۴، جمادی الاخری ۱۳۵۴ھ، ص ۲۴۰-۲۴۴
تفسیر سورۂ فیل [نقد افکار و تحقیقات مولانا فراہی]	شبیر از میر ٹھی	الرشاد	۱۱/۵۱-۵۲، اکتوبر و نومبر ۱۹۷۵ء، ص ۶۹-۹۶
التکمیل فی اصول التاویل [ایک تجزیاتی مطالعہ]	ضیاء الدین اصلاحی	ایضاح القرآن	یونائیٹڈ بک کارپوریشن، کراچی (بدون تاریخ)، ص ۲۸۹-۳۲۲
حروف مقطعات سے متعلق مولانا فراہی کی تحقیق	امین احسن اصلاحی	ماہنامہ جامعہ (نئی دہلی)	۶۸/۱، نومبر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵-۱۹
حمید الدین فراہیؒ	عبید اللہ فہد فلاحی	تاریخ دعوت و جہاد	ہندوستان پبلیکیشنز، دہلی ۱۹۸۳ء، ص ۲۵۸-۲۶۵

[1] اس مضمون کی تفصیلات ص۵۸ پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

عنوان	مصنف	رسالہ	تفصیل
الدائرۃ الحمیدیہ	محمد اجمل اصلاحی	ثقافۃ الہند (دہلی)	۳۱/۱-۴ سنہ ۱۹۸۰ء، ص ۱۰۵-۱۱۵
سورہ فیل کی تفسیر اور علامہ فراہی	محمد عالم آسی امرتسری	ماہنامہ شمس الاسلام (بھیرہ پنجاب)	۹/۱۰، ۱۱ اکتوبر، نومبر ۱۹۳۰ء، ص ۲-۷
سورہ قیامت کے چند نکات [مولانا فراہی کی تفسیر کی روشنی میں]	عبدالسلام ندوی	معارف	۷/۱ جنوری ۱۹۲۱ء، ص ۶-۱۵
شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور مولانا فراہیؒ کے مناہج تفسیر کا ایک تقابلی مطالعہ	اشہد رفیق ندوی	علوم القرآن	۲/۲، جولائی - دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۵۸-۹۶
الصلوٰۃ علی ترجمان القرآن۔ آہ مولانا حمید الدین [شذرات]	سید سلیمان ندوی	معارف	۲۶/۶، نومبر ۱۹۳۰ء[1]، ص ۳۲۲-۳۲۴
عبدالحمید الفراہی ونظریتہ فی تفسیر القرآن [عربی]	احتشام احمد ندوی	ماہنامہ البعث الاسلامی (لکھنؤ)	۸/۷، مارچ، اپریل ۱۹۶۳ء، ص ۷۱-۷۶
عربوں کی بلاغت [افکار فراہی کی تشریح و توضیح]	عبدالمجید اصلاحی	ماہنامہ فاران (کراچی)	۱۲/۱۱، فروری ۱۹۶۳ء، ص ۱۳-۲۱
عربی نحو پر مولانا فراہی کے رسائل	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۱۶/۳، ستمبر ۱۹۷۸ء، ص ۳-۱۸
علامہ حمید الدین فراہی بحیثیت مفسر قرآن	محمد ادریس فلاحی	ماہنامہ زندگی نو (نئی دہلی)	۱۳/۲، فروری ۱۹۹۰ء، ص ۲۹-۳۹
علامہ فراہی	عبید اللہ فراہی	ماہنامہ دوام (ٹانڈہ)	۲/۹، ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۱-۱۷
علامہ فراہی - چودھویں صدی ہجری کا ابن تیمیہ	محمد ادریس فلاحی	ذکریٰ	شمارہ نمبر ۱۳، جولائی ۱۹۹۰ء، ص ۶۵-۶۸

[1] علامہ حمید الدین فراہیؒ (مصنفہ عنایت اللہ سبحانی) اور علامہ حمید الدین فراہی۔ اہل علم و دانش کی نظر میں، زیر ترتیب دائرہ حمیدیہ، سرائے میر) دونوں میں (ص ۴۳، ۲۵ بالترتیب) اس شذرات کا حوالہ دیتے وقت غلطی سے "دسمبر ۱۹۳۰ء" لکھا ہوا ہے۔

عنوان	مصنف	رسالہ	تفصیل
فتنہ تکفیر (بعض اکابر کی رائیں)[2]		الاصلاح	۱/۵، اگست ۱۹۳۶ء، ص ۵۹-۶۱
فتنہ تکفیر (مولانا شبلی و مولانا حمید الدین پر تکفیر کا فتویٰ اور اس پر ایک نظر)	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۸/۵، جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ، ص ۲۱۸-۲۲۱
[بسلسلہ] فتنہ تکفیر	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۸/۶، جمادی الاخریٰ ۱۳۵۵ھ، ص ۳۰۹-۳۱۴
فتنہ تکفیر [مولانا شبلی و مولانا فراہی پر کفر کے فتویٰ کا تنقیدی جائزہ]	امین احسن اصلاحی	الاصلاح	۱/۷، جولائی ۱۹۳۶ء، ص ۱-۸
الفراہی والترابط الفکری فی القرآن [عربی]	معین الدین اعظمی	البعث الاسلامی	۳۴/۱، اپریل - مئی ۱۹۸۸ء، ص ۶۱-۶۹
فراہی کے دو نایاب فارسی ترجمے بدء الاسلام وطبقات ابن سعد	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۱۸/۱۲، جون ۱۹۸۱ء، ص ۲۶-۴۴
فراہی مکتب فکر کی بعض خصوصیات (بصورت مذاکرہ)	امین احسن اصلاحی	تدبر	سلسلہ نمبر ۳، فروری ۱۹۸۲ء، ص ۲۴-۲۶
فکر فراہی	خالد مسعود	تدبر	سلسلہ نمبر ۳۳، دسمبر ۱۹۸۸ء۔ فروری ۱۹۸۹ء، ص ۳-۶
قدامت پرستی کا کیسا جنون ہے یہ [چودھری محمد رفیق کے مضمون "قرآن میں اصحاب فیل کا واقعہ" پر استدراک][3]	محمد عنایت اللہ سبحانی	حیات نو	۲/۲، ۳، ۴، فروری، مارچ، اپریل ۱۹۸۹ء، ص ۳۶-۴۲، ۲۲-۲۹، ۱-۵
قدامت پرستی کا کیسا جنون ہے یہ	محمد عنایت اللہ سبحانی	تدبر	سلسلہ نمبر ۲۸ و ۲۹، مئی، اگست ۱۹۹۰ء، ص ۳۹-۴۰، ۳۶-۴۵

[2] علامہ شبلی و مولانا فراہی پر تکفیر کے فتویٰ پر مولانا آزاد، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا محمد سجاد اور مولانا عبدالماجد دریابادی کے تاثرات

[3] اس مضمون کی تفصیلات ص پر ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن مجید کا طرز تخاطب و طریق خطاب [مولانا فراہی کے خیالات کی ترجمانی]	ضیاء الدین اصلاحی	ایضاح القرآن	(محولہ بالا) ص ۲۹-۴۹
قرآن مجید کے اصول تاویل [بحوالہ التکمیل فی اصول التاویل]	ضیاء الدین اصلاحی	سہ ماہی اسلام اور عصر جدید (نئی دہلی)	۲/۱۰، اپریل ۱۹۸۰ء، ص ۵-۳۰
قرآن مجید کے بعض اسالیب [مولانا فراہی کے خیالات کی ترجمانی]	ضیاء الدین اصلاحی	ایضاح القرآن	(محولہ بالا) ص ۵-۲۸
قرآن مجید کے بعض اسالیب	ضیاء الدین اصلاحی	اسلام و عصر جدید	۱۴/۲، اپریل ۱۹۸۲ء، ص ۳۲-۵۰
قرآن کی قسمیں [امعان فی اقسام القرآن کی روشنی میں]	وحیدالدین خاں	الفرقان	۳/۳۴، اگست ۱۹۶۶ء، ص ۳۳-۴۹
قرآن مجید میں خدا نے قسمیں کیوں کھائیں [رسالہ اقسام القرآن کی تلخیص]	شبلی نعمانی	ماہنامہ الندوہ (لکھنؤ)	۳/۳، اپریل ۱۹۰۶ء، ص ۲۲-۳۲
قرآن مجید میں خدا نے قسمیں کیوں کھائیں	شبلی نعمانی	مقالات شبلی	مطبع معارف اعظم گڑھ ۱۹۳۸ء، ۱/۳۶-۵۰
قرآن مجید میں نظم و ترتیب اور مولانا فراہی	اشہد رفیق اعظمی	الرشاد	۱۲/۴-۵، اپریل-مئی ۱۹۸۳ء، ص [illegible]
قرآن میں اصحاب فیل کا واقعہ [نقد افکار فراہی]	چودھری محمد رفیق	ترجمان القرآن	۱۰۹/۳-۴، اپریل و مئی ۱۹۸۸ء، ص ۱۲-۱۹، ۳۳-۳۹
The Quranic Oath: Farahi's Interpretation	Mustansir Mir	Quarterly Islamic studies (Islamabad)	XXIX/1, spring 1990, pp.5-28.
المختارات من قسم الشعر - فراہی کی طرف منسوب ایک مجموعہ انتخاب	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۱۸/۱۰، اپریل ۱۹۸۱ء، ص ۳۰-۵۱
مدرسۃ الاصلاح اور علامہ شبلی و علامہ حمیدالدین فراہی	امین احسن اصلاحی	الاصلاح	۱/۸، اگست ۱۹۳۶ء، ص ۱-۸
مصنف رحمۃ اللہ علیہ [مولانا فراہی] کے مختصر حالات زندگی	امین احسن اصلاحی	مجموعہ تفاسیر فراہی	مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی، لاہور (بدون تاریخ) ص ۱-۵۰ (مقدمہ)

معلم عبدالحمید فراہی من حیث شاعر فارسی [فارسی]	سید انصاری	المقالات الخمس	جدید اردو ٹائپ پریس، لاہور (بدون تاریخ)، ص ۶۹-۸۴
مفسر الفراہی	عبدالماجد دریابادی	معاصرین	ادارہ انشاء ماجدی، کلکتہ ۱۹۷۹ء، ص ۱۲۱-۱۲۳
مناسک حج کی تاریخ (مولانا فراہی اور ان کے تلامذہ کے افکار کا تنقیدی مطالعہ)	محمد رضی الاسلام ندوی	حیات نو	۲/۵، ۶، مئی، جون-جولائی ۱۹۸۶ء، ص ۱۷-۲۸، ۳۸-۴۲
مناسک حج کی تاریخ - توضیح برجائزہ تنقید[1]	محمد رضی الاسلام ندوی	الرشاد	۲۱/۱۸، جنوری ۱۹۹۰ء، ص ۳۲-۴۰
منہج ابن تیمیہ فی التفسیر و مبدأ نظام القرآن عند الفراہی	اشہد رفیق ندوی	بحوث الندوۃ العالمیہ عن حیاۃ ابن تیمیہ	جامعہ سلفیہ، بنارس ۱۹۸۷ء، ص ۲۸۵-۳۰۰
مولانا حمیدالدین	سید سلیمان ندوی	معارف	۲۷/۱، ۲، جنوری و فروری ۱۹۳۱ء، ص ۷-۱۷، ۸۵-۹۴
مولانا حمیدالدین	سید سلیمان ندوی	الاصلاح	۱/۹، ۱۲، نومبر و دسمبر ۱۹۳۶ء، ص ۳۶-۵۷، ۳۵-۴۴
مولانا حمیدالدین فراہی[2]	سید سلیمان ندوی	یاد رفتگاں	دار المصنفین، اعظم گڑھ ۱۹۸۶ء، ص [illegible]-۱۲۲
مولانا حمیدالدین فراہی[3]	—	الاصلاح	۱/۱۰، اکتوبر ۱۹۳۶ء، ص ۵۳-۶۱
مولانا حمیدالدین فراہی	امین احسن اصلاحی	اشراق	۳/۶، جون ۱۹۹۱ء، ص ۳۴-۶۱
مولانا حمیدالدین فراہی	سید ابوالاعلیٰ مودودی	شخصیات	مکتبہ ذکری، رامپور ۱۹۶۹ء، ص ۱۲۳-۱۲۹

[1] ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی صاحب کے مضمون "مناسک حج کی تاریخ - مولانا فراہی اور ان کے تلامذہ کے افکار کا تنقیدی مطالعہ" پر مولانا نسیم ظہیر اصلاحی صاحب نے نقد (سہ ماہی [illegible]) لکھا تھا یہ مضمون اسی نقد کا جواب ہے۔

[2] اس میں مولانا فراہی کی وفات پر سید صاحب کا رقم کردہ شذرات اور بعد میں معارف ہی میں شائع شدہ ان کا مقالہ دونوں شامل ہیں۔

[3] اس مضمون میں مولانا فراہی کے بارے میں ممتاز علماء ہند اور مدیران رسائل کی رایوں کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

مولانا حمید الدین فراہی	نجم الدین اصلاحی	ماہنامہ تذکرہ (دیوبند)	۱/۸، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ستمبر و دسمبر ۱۹۵۹ء، جنوری و فروری ۱۹۶۰ء، ص ۳۴-۴۳[1]
مولانا حمید الدین فراہی	حبیب الرحمٰن قاسمی	تذکرہ علماء اعظم گڑھ	جامعہ اسلامیہ، بنارس ۱۹۷۶ء، ص ۶۹-۸۸
مولانا حمید الدین فراہی	محمد یونس نگرامی	ہندوستان میں اسلامی علوم و فنون کے ممتاز علماء اور ان کی علمی خدمات	نامی پریس، لکھنؤ ۱۹۷۹ء، ص ۶۹-۷۵
مولانا حمید الدین فراہی	عبیداللہ فہد فلاحی	ناموران علی گڑھ تیسرا کارواں (فکر و نظر کا خصوصی شمارہ)	جلد نمبر ۲۴، جنوری ۱۹۸۶ء، جولائی ۱۹۸۶ء، ص ۱۷-۳۰
مولانا حمید الدین الفراہی	عبدالماجد دریابادی	پندرہ روزہ داعی (بمبئی)	۱/۲، ۳ دسمبر ۱۹۷۹ء
مولانا حمید الدین فراہی چند یادیں	اقبال سہیل	ہفت روزہ ایشیا (لاہور)	۷ فروری ۱۹۸۹ء، ص ۵-۸
مولانا حمید الدین فراہی اور حد رجم	اسرار احمد	میثاق	۳۴/۲، ۳، ۷، فروری و جولائی ۱۹۸۵ء، ص ۱-۷، ۶۹، ۷۵-۸۸
مولانا حمید الدین فراہی اور علم حدیث	امین احسن اصلاحی	معارف	۴۹/۲، فروری ۱۹۴۲ء، ص ۸۵-۱۰۳
مولانا حمید الدین فراہی اور علوم جدیدہ	ظفر الاسلام	ماہنامہ تہذیب الاخلاق (علی گڑھ)	۱۰/۵ مئی ۱۹۹۱ء، ص ۲۰-۲۸
مولانا حمید الدین فراہی اور علی گڑھ	اقبال سہیل	تہذیب الاخلاق	۶/۱۱ نومبر ۱۹۸۷ء، ص ۱۳-۱۹
مولانا حمید الدین کا فارسی کلام	مرزا احسان احمد	مقالات احسان	مطبع معارف، اعظم گڑھ ۱۹۶۲ء، ص ۳۴۷-۳۵۴
مولانا حمید الدین فراہی کی ایک غیر مطبوعہ نظم	شرف الدین اصلاحی	معارف	۱۴۴/۴، اکتوبر ۱۹۸۹ء، ص ۳۰۵-۳۱۱

۱؎ یہ صرف فروری ۱۹۶۰ء کے صفحات نمبر ہیں۔

مولانا حمید الدین فراہی کی تفسیر سورۂ ابی لہب	ضیاء الدین اصلاحی	علوم القرآن	۲/۱ جنوری-جون ۱۹۸۷ء، ص ۶۶-۸۲
مولانا حمید الدین فراہی کی تفسیر سورۂ والشمس	ضیاء الدین اصلاحی	علوم القرآن	۴/۲ جولائی-دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۳۷-۹۰
مولانا شبلی اور مولانا حمید الدین پر غوغائے تکفیر	سید سلیمان ندوی	الاصلاح	۱/۸ اگست ۱۹۳۴ء، ص ۲۵-۲۸
مولانا عبدالحمید الفراہی	سید عبدالحی الحسنی	نزہۃ الخواطر	دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد ۱۹۷۰ء، ۸/۲۲۹-۲۳۰
مولانا فراہی (فارسی)	نبی ہادی	نوائے پہلوی	دائرۂ حمیدیہ، چاپخانہ حمیدیہ، سرائے میر ۱۹۷۶ء، ص ج-س (دیباچہ)
مولانا فراہی اور ان کی نسبت فراہی	شرف الدین اصلاحی	علوم القرآن	۱/۱ جولائی-دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۱۳۶-۱۴۵
مولانا فراہی اور حدیث	محمد رضی الاسلام ندوی	سہ ماہی تحقیقات اسلامی (علی گڑھ)	۹/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۳۶-۵۵؛ ۱۰/۱ جنوری-مارچ ۱۹۹۱ء، ص ۳۶-[illegible]
مولانا فراہی اور مولانا اصلاحی کے فکر قرآنی پر ایک نظر	عطاء الرحمٰن	تدبر	سلسلہ نمبر ۲۳، دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۲۳-۴۰
مولانا فراہی کا ایک غیر مطبوعہ خط	شرف الدین اصلاحی	معارف	۱۳۸/۳ ستمبر ۱۹۸۶ء، ص ۲۲۳-۲۲۵
مولانا فراہی کا طریقۂ تفسیر[1]	نسیم ظہیر اصلاحی	تحقیقات اسلامی	۸/۴ اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۹۳-۱۱۴؛ ۹/۱ جنوری-مارچ ۱۹۹۰ء، ص [illegible]
مولانا فراہی کا طریقۂ تفسیر	نسیم ظہیر اصلاحی	اشراق	۳/۵ مئی ۱۹۹۱ء، ص ۲۵-۵۶
مولانا فراہی کا عربی ذوق[2]	سید عروج احمد قادری	ماہنامہ دانش (رام پور)	

۱؎ اس میں مولانا محمد رضی الاسلام ندوی صاحب کے مضمون "مولانا فراہی کی ایک تصنیف - احکام الاصول باحکام الرسول" (السند جـ ۸) کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

۲؎ مولانا سید عروج احمد قادری صاحب نے مولانا فراہی کے عربی دیوان پر تبصرہ (شائع شدہ زندگی، [illegible]) کے ضمن میں اس مضمون کا ذکر کیا ہے۔

عنوان	مصنف	رسالہ	تفصیل
مولانا فراہی کا عربی کلام (قرآنی آیات کی صدائے بازگشت)	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۷/۱۴، جنوری ۱۹۶۹ء، ص ۵ - ۴۸
مولانا فراہی کا عربی کلام (تقویت اسلام کا مظہر)	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۸/۱۴، فروری ۱۹۶۹ء، ص ۱۰۰ - ۱۱۲
مولانا فراہی کی ایک تصنیف ۔ احکام الاصول باحکام الرسول	محمد رضی الاسلام ندوی	الرشاد	۱۸/۹۰، اپریل - جون ۱۹۸۹ء، ص ۲۹ - ۳۸
مولانا فراہی کی تفسیر سورۂ فیل پر اعتراضات کا ایک جائزہ[۱]	نسیم ظہیر اصلاحی	تحقیقات اسلامی	۸/۲، اپریل - جون ۱۹۸۹ء، ص ۳۵ - ۷۰
مولانا فراہی کی تفسیر سورۂ فیل پر اعتراضات کا ایک جائزہ	نسیم ظہیر اصلاحی	تدبر	سلسلہ نمبر ۲۳، دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۱۷ - ۴۲
مولانا فراہی کی تفسیر سورۃ الفیل[۲] (ایک جائزہ)	محمد رضی الاسلام ندوی	حیات نو	۲/۱۲، ۱۳/۱، دسمبر ۱۹۸۹ء، جنوری ۱۹۹۰ء ص ۲ - ۷، ۳ - ۱۹
مولانا فراہی کی تفسیر سورۃ الفیل ۔	محمد رضی الاسلام ندوی	ماہنامہ حکمۃ القرآن (لاہور)	۷/۲، ۳، فروری و مارچ ۱۹۹۰ء ص ۳۱ - ۴۶، ۳۲ - ۴۴
مولانا فراہی کی علمی خدمت	خالد مسعود	تدبر	سلسلہ نمبر ۳۴، اکتوبر ۱۹۹۰ء، ص ۳۹ - ۴۶
مولانا فراہی کے بعض خیالات پر اعتراضات کا ایک جائزہ[۳]	نسیم ظہیر اصلاحی	حیات نو	۳/۸۰، جولائی و اگست ۱۹۸۹ء ص ۵ - ۲۳، ۹ - ۲۰

۱؎ یہ مولانا شبیر احمد میرٹھی کے مضمون "تفسیر سورۂ فیل" (مندرجہ ص…) کے جواب میں لکھا گیا ہے۔

۲؎ اس مضمون میں مولانا فراہی کی تفسیر سورۂ فیل پر نقد کے ساتھ مولانا نسیم ظہیر اصلاحی صاحب کے مندرجہ بالا مضمون "مولانا فراہی کی تفسیر سورۂ فیل پر اعتراضات کا ایک جائزہ" پر بھی ناقدانہ نظر ڈالی گئی ہے۔

۳؎ اس میں مولانا محمد رضی الاسلام ندوی صاحب کے مضمون "مسائل حج کی تاریخ: مولانا فراہی اور ان کے تلامذہ کے افکار کا تنقیدی جائزہ" (مندرجہ ص…) پر نقد کیا گیا ہے۔

عنوان	مصنف	رسالہ	تفصیل
مولانا فراہی کے تفسیری اصول	محمود احمد لودھی	میثاق	۳۱/۳، مارچ ۱۹۸۲ء، ص ۳۷ - ۴۲
مولانا فراہی کے غیر مطبوعہ قرآنی حواشی	سلطان احمد اصلاحی	علوم القرآن	۵/۱، جنوری ۱۹۹۰ء، ص ۵۰ - ۶۹
مولانا فراہی کے قلمی حواشی ۔ الاتقان فی علوم القرآن پر	محمد اجمل اصلاحی	علوم القرآن	۱/۱، جولائی - دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۱۰۹ - ۱۳۲
مولانا فراہی کے قلمی حواشی ۔ الاتقان فی علوم القرآن پر	محمد اجمل اصلاحی	تدبر	سلسلہ نمبر ۱۸ - ۲۰، جولائی و دسمبر ۱۹۸۶ء فروری ۱۹۸۷ء، ص ۲۹ - ۴۰، ۳۸ - ۴۵، ۳۲ - ۴۸
نظام القرآن و تاویل الفرقان بالفرقان	محمد سالم قدوائی	ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں	مکتبہ جامعہ نئی دہلی، ۱۹۷۳ء، ص ۱۳۳ - ۱۴۰
نظم القرآن و جمہرۃ البلاغۃ	شبلی نعمانی	الندوہ	۲/۱۰، دسمبر ۱۹۰۵ء، ص ۱ - ۱۳
نظم القرآن و جمہرۃ البلاغۃ	شبلی نعمانی	مقالات شبلی	مطبع معارف، ۱۹۳۴ء، ۲/۱۳ - ۱۸
Nazm According to Farahi and Islahi	Mustansir Mir	Themetical and Structural Coherence in the Quran : A study of Islahi's Concept of Nazm	Op. Cit, pp.25-26
ولی عہد نیپال کا خط مولانا عبدالحمید فراہی کے نام	شرف الدین اصلاحی	معارف	۱۳۱/۲، فروری ۱۹۸۳ء، ص ۱۳۳ - ۱۵۵

مولانا فراہی پر مطبوعہ متفرق کلام (مراثی) :

عنوان	مصنف	رسالہ	تفصیل
ذکری حمید الدین الفراہیؒ بمناسبۃ مرور ستین علی وفاتہ [عربی مرثیہ]	عبدالرحمن الکاشغری الندوی	الضیاء	۱/۸، رجب ۱۳۵۱ھ / نومبر ۱۹۳۲ء، ص ۲۹ - ۳۰

عربی و فارسی مرثیہ مولانا حمید الدین فراہیؒ	ابو النعمان عبدالرحمن الکاشغری	ماہنامہ آثار (مئو)	۲/۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ / فروری ۱۹۹۲ء، ص ۳۹-۴۰
نذر عقیدت بہ ارواح طیبات (الاستاذین الامامین العلامہ شبلی النعمانی و مولانا حمید الدین الفراہی)	محمد یحییٰ	الاصلاح	۱/۱ جنوری ۱۹۳۶ء، ص ۶۰-۶۱

حصہ سوم

- مولانا فراہی کی مطبوعہ کتب پر تبصرے

مولانا فراہیؒ کی مطبوعہ کتب پر تبصرے:

کتاب	تبصرہ نگار	مقامِ اشاعت	تفصیلات
اسالیب القرآن	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۲/۴، اپریل ۱۹۶۱ء، ص ۲۸۶
اسالیب القرآن	سید عروج احمد قادری	زندگی	۲۶/۲، فروری ۱۹۶۱ء، ص ۶۳
اسباق النحو [حصہ اول]	(عدم مذکور)	ترجمان القرآن	۱۰/۱، محرم ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۶ء، ص ۷۰
اسباق النحو [حصہ اول و دوم]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۳۷/۴، اکتوبر ۱۹۵۶ء، ص ۲۵۵
اسباق النحو [حصہ اول]	حبیب اللہ ندوی	معارف	۹۵/۶، جون ۱۹۶۵ء، ص ۴۷۸
اسباق النحو [حصہ دوم]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۱۰/۲، صفر ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۶ء، ص ۱۴۰
اسباق النحو [حصہ دوم]	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۳۸/۱، جولائی ۱۹۳۶ء، ص ۸۰
القائد الی عیون العقائد	محمد عنایت اللہ سبحانی	اسلام اور عصر جدید (نئی دہلی)	۲/۹، اکتوبر ۱۹۸۰ء، ص ۹۹-۱۰۳
امعان فی اقسام القرآن (عربی)	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر اسلام آباد	۱۷/۷، جنوری ۱۹۸۰ء، ص ۴۹-۵۱
الامعان فی اقسام القرآن (عربی)	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۱۲۵/۵، مئی ۱۹۸۰ء، ص ۳۹۵-۳۹۹
اقسام القرآن [اردو ترجمہ]	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۲۸/۶، دسمبر ۱۹۳۱ء، ص ۴۷۶-۴۷۷
اقسام القرآن [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۹/۲، ۳، دسمبر ۱۹۳۱ء و جنوری و فروری ۱۹۳۲ء، ص ۳۰۲-۳۰۳

کتاب	تبصرہ نگار	مقامِ اشاعت	تفصیلات
اقسام القرآن [اردو ترجمہ]	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۸۳/۱، جنوری ۱۹۵۹ء، ص ۷۷-۸۰
اقسام القرآن [اردو ترجمہ]	سید عروج احمد قادری	زندگی (رامپور)	۲۰/۲، فروری ۱۹۵۸ء، ص ۶۰-۶۱
امثال آصف الحکیم	(ص)	ترجمان القرآن	۱۲/۲، جون ۱۹۳۹ء، ص ۳۲۰
امثال آصف الحکیم	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۱۸/۳، اکتوبر ۱۹۸۰ء، ص ۹۳-۹۴
امثال آصف الحکیم	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۴/۵، مئی ۱۹۶۰ء، ص ۳۱۴
تفسیر بسم اللہ و سورہ فاتحہ [اردو ترجمہ]	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۸۵/۲، فروری ۱۹۶۰ء، ص ۱۵۸
تفسیر سورہ ذاریات [اردو ترجمہ]	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۸۳/۳، مارچ ۱۹۵۹ء، ص ۲۳۷-۲۳۸
تفسیر سورہ تحریم [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۳/۲، اگست ۱۹۵۹ء، ص ۱۲۷-۱۲۸
تفسیر سورۃ القیامہ (عربی)	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۹۰/۲، اگست ۱۹۶۲ء، ص ۱۵۵-۱۵۶
تفسیر سورۃ القیامہ [عربی]	شرف الدین اصلاحی	فکر و نظر	۲۱/۷، فروری ۱۹۸۴ء، ص ۶۲-۶۳
تفسیر سورہ قیامہ [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن[1]	
تفسیر سورہ قیامہ [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادبیاتِ مودودی	مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی، ۱۹۸۲ء، ص ۳۴۲-۳۴۸
تفسیر سورہ قیامہ [اردو ترجمہ]	محمد حفظ الرحمٰن	برہان	۱۴/۵، مئی ۱۹۴۵ء، ص ۳۱۹
تفسیر سورہ قیامہ [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۳/۲، اگست ۱۹۵۹ء، ص ۱۲۶-۱۲۸
تفسیر سورہ مرسلات [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۱۹/۳، ۵، ۶، دسمبر ۱۹۴۱ء، جنوری، فروری ۱۹۴۲ء، ص ۳۰۲
تفسیر سورہ مرسلات [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادبیاتِ مودودی	محولہ بالا، ص ۳۵۲-۳۵۵
تفسیر سورہ مرسلات [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۳/۲، اگست ۱۹۵۹ء، ص ۱۲۶-۱۲۸
تفسیر سورہ عبس [اردو ترجمہ]	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۲۶/۴، اکتوبر ۱۹۳۰ء، ص ۳۱۵-۳۱۶
تفسیر سورہ عبس [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۵/۴، اکتوبر ۱۹۴۰ء، ص ۳۱۱-۳۱۲
تفسیر سورہ عبس [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۳/۲، اگست ۱۹۵۹ء، ص ۱۲۶-۱۲۸

[1] اس تبصرہ کی باقی تفصیلاتِ اشاعت دستیاب نہ ہو سکیں۔

تفسیر سورۂ والشمس [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۱۸/۵، جنوری ۱۹۴۲ء، ص ۳۹۱-۳۹۲
تفسیر سورۂ والشمس [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادبیاتِ مودودی	محولہ بالا، ص ۳۵۶-۳۵۸
تفسیر سورۂ والشمس [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴/۲، فروری ۱۹۴۰ء، ص ۱۵۸
تفسیر سورۂ والشمس [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۳/۲، اگست ۱۹۵۹ء، ص ۱۲۶-۱۲۸
تفسیر سورۂ والتین [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۳۴/۱، مارچ ۱۹۴۹ء، ص ۶۲-۶۳
تفسیر سورۂ والتین [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادبیاتِ مودودی	محولہ بالا، ص ۳۵۹-۳۶۰
تفسیر سورۂ والتین [اردو ترجمہ]	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۴۶/۱، جولائی ۱۹۴۰ء، ص ۴۵-۴۶
تفسیر سورۂ والتین [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۳/۲، اگست ۱۹۵۹ء، ص ۱۲۹-۱۲۸
تفسیر سورۂ والعصر [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۱۳/۱، محرم ۱۳۵۷ھ، ص ۷۹-۸۰
تفسیر سورۂ والعصر [اردو ترجمہ]		رسالہ اردو (انجمن ترقی اردو اورنگ آباد۔ دکن)	۱۸/۷۱، جولائی ۱۹۳۸ء، ص ۴۱۲-۴۱۳
تفسیر سورۂ والعصر [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۳/۲، اگست ۱۹۵۹ء، ص ۱۲۶-۱۲۸
تفسیر سورۂ فیل [عربی]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۶/۶، جمادی الاولیٰ ۱۳۵۴ھ، ص ۴۰۵-۴۰۶
تفسیر سورۂ فیل [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۱۳/۱، محرم ۱۳۵۷ھ، ص ۷۶
تفسیر سورۂ فیل [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادبیاتِ مودودی	محولہ بالا، ص ۳۶۱-۳۶۲
تفسیر سورۂ فیل [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۳/۲، اگست ۱۹۵۹ء، ص ۱۲۷-۱۲۸
تفسیر سورۂ کوثر [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۱۰/۱، محرم الحرام ۱۳۵۶ھ، ص ۷۹
تفسیر سورۂ کوثر [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادبیاتِ مودودی	محولہ بالا، ص ۳۶۳-۳۶۴
تفسیر سورۂ کوثر [اردو ترجمہ]	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۳۹/۵، مئی ۱۹۳۷ء، ص ۳۸۹-۳۹۰
تفسیر سورۂ کوثر [اردو ترجمہ]	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۸۳/۴، اپریل ۱۹۵۹ء، ص ۳۱۷
تفسیر سورۂ کوثر [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۴/۵، مئی ۱۹۶۰ء، ص ۳۰۹-۳۱۰
تفسیر سورۂ کافرون [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۱۲/۱، محرم ۱۳۵۷ھ، ص ۷۹-۸۰
تفسیر سورۂ کافرون [اردو ترجمہ]	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۴۱/۴، اپریل ۱۹۳۸ء، ص ۳۱۵-۳۱۶

تفسیر سورۂ لہب [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۱۰/۱، محرم الحرام ۱۳۵۶ھ، ص ۷۹-۸۰
تفسیر سورۂ لہب [اردو ترجمہ]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادبیاتِ مودودی	محولہ بالا، ص ۳۶۵-۳۶۶
تفسیر سورۂ لہب [اردو ترجمہ]	غلام احمد پرویز	الاصلاح	۴/۲، فروری ۱۹۳۷ء، ص ۱۲۷-۱۲۸
تفسیر سورۂ لہب [اردو ترجمہ]	ابو اللیث اصلاحی ندوی	فاران (بجنور)	۳/۳، مارچ ۱۹۳۷ء، ص ۶۱-۶۳
تفسیر سورۂ لہب [اردو ترجمہ]		رسالہ اردو	۱۷/۶۶، اپریل ۱۹۳۷ء، ص ۲۷۱-۲۷۲
تفسیر سورۂ لہب [اردو ترجمہ]	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۴۱/۲، فروری ۱۹۳۸ء، ص ۲۳۵-۲۳۶
تفسیر سورۂ لہب [اردو ترجمہ]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۳/۲، اگست ۱۹۵۹ء، ص ۱۲۷-۱۲۸
تفسیر نظام القرآن [سورۂ ذاریات و سورۂ ابی لہب ـ عربی]	(عدم مذکور)	معارف	۲۸/۴، اکتوبر ۱۹۳۱ء، ص ۳۱۹
تفسیر سورۂ اخلاص	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۸۳/۴، اپریل ۱۹۵۹ء، ص ۳۱۷
تفسیر سورۂ اخلاص	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۴۴/۵، مئی ۱۹۶۰ء، ص ۳۱۶-۳۱۷
تفسیر نظام القرآن [اردو]	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۱۰۴/۱، جنوری ۱۹۶۹ء، ص ۷۷-۷۹
التکمیل فی اصول التاویل [عربی]	امین احسن اصلاحی	میثاق	۱۵/۷، جولائی ۱۹۶۸ء، ص ۵۷-۵۹
التکمیل فی اصول التاویل [عربی]	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۱۰۳/۳، مارچ ۱۹۶۹ء، ص ۲۳۸
التکمیل فی اصول التاویل [عربی]	سید احمد اکبرآبادی	برہان	۶۲/۴، اپریل ۱۹۶۹ء، ص ۲۸۶
التکمیل فی اصول التاویل [عربی]	سید عروج احمد قادری	زندگی	۴۳/۲، اگست ۱۹۶۹ء، ص ۶۱-۶۳
التکمیل فی اصول التاویل [عربی]	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۱۰۴/۱، جنوری ۱۹۶۹ء، ص ۷۹-۸۰
جمہرۃ البلاغۃ [عربی]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۲/۱۸، اپریل ۱۹۴۱ء، ص ۱۴۰-۱۴۳
جمہرۃ البلاغۃ [عربی]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادبیاتِ مودودی	محولہ بالا، ص ۴۳۹-۴۴۰
جمہرۃ البلاغۃ [عربی]	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۴۷/۶، جون ۱۹۴۱ء، ص ۴۷۷
خرد نامہ [فارسی]	سید سلیمان ندوی	معارف	۱/۴، اکتوبر ۱۹۱۷ء، ص ۵۸-۵۹
دلائل النظام [عربی]	امین احسن اصلاحی	میثاق	۱۵/۵، مئی ۱۹۶۸ء، ص ۲۳-۲۵
دلائل النظام [عربی]	سید عروج احمد قادری	زندگی	۴۲/۳، مارچ ۱۹۶۹ء، ص ۵۶-۵۹

دلائل النظام [عربی]	محمد سرور	فکر و نظر	۴/۴ ۱۹۶۸ء، صـ ۳۹۳-۳۹۷
دلائل النظام [عربی]	شکری فیصل	مجمع اللغة العربیة (دمشق)	۴۹/۴ شعبان ۱۳۹۴ھ/ اکتوبر ۱۹۷۴ء، صـ ۹۰۵-۹۱۵
دیوان المعلم عبدالحمید الفراہی [عربی]	سید عروج احمد قادری	زندگی	۳۰/۵ نومبر ۱۹۶۷ء، صـ ۵۹-۶۰
دیوان المعلم عبدالحمید الفراہی [عربی]	ماہر القادری	فاران	۹/۸ نومبر ۱۹۶۷ء، صـ ۵۹
دیوان المعلم عبدالحمید الفراہی [عربی]	محمد سرور	فکر و نظر (راولپنڈی)	۵/۱۰ اپریل ۱۹۶۸ء، صـ ۷۹۰-۷۹۲
دیوان المعلم عبدالحمید الفراہی [عربی]	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۱۰۴/۶ دسمبر ۱۹۶۹ء، صـ ۴۸۰
ذبیح کون ہے [اردو ترجمہ]	سید عروج احمد قادری	زندگی	۲۶/۲، فروری ۱۹۶۱ء، صـ ۶۱-۶۲
الرای الصحیح فی من ہو الذبیح [عربی]	(عدم مذکور)	معارف	۲۷/۶، جون ۱۹۳۱ء، صـ ۴۶۲
فاتحہ تفسیر نظام القرآن [عربی]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۱۴/۱ مارچ ۱۹۳۹ء، صـ ۶۹-۷۰
فاتحہ تفسیر نظام القرآن [عربی]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادبیات مودودی	محولہ بالا، صـ ۳۴۷-۳۵۱
فاتحہ تفسیر نظام القرآن [عربی]	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۴۳/۴ اپریل ۱۹۳۹ء، صـ ۳۱۴-۳۱۸
فی ملکوت اللہ [عربی]	ضیاء الدین اصلاحی	معارف	۱۰۰/۵ نومبر ۱۹۶۷ء، صـ ۳۹۹
فی ملکوت اللہ [عربی]	سید عروج احمد قادری	زندگی	۲۷/۶ دسمبر ۱۹۶۱ء، صـ ۶۳-۶۴
فی ملکوت اللہ [عربی]	سید احمد اکبر آبادی	برہان	۴۰/۳ مارچ ۱۹۶۰ء، صـ ۲۱۳
فی ملکوت اللہ [عربی]	صدر الدین اصلاحی	علوم القرآن	۱/۱ جنوری-جون ۱۹۸۶ء، صـ ۱۳۵-۱۳۹
مفردات القرآن [عربی]	[illegible]	برہان	۴/۵ مئی ۱۹۴۰ء، صـ ۳۹۰
مفردات القرآن [عربی]	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن	۱۸/۲ اپریل ۱۹۴۱ء، صـ ۱۶۰
مقدمہ تفسیر نظام القرآن (اردو ترجمہ)	شاہ معین الدین ندوی	معارف	۸۲/۱ جنوری ۱۹۵۸ء، صـ ۷۷
نظام القرآن وتاویل الفرقان بالفرقان[1] [عربی]	سید رشید رضا	مجلة المنار (مصر)	۱۲/۲، ۲۹ صفر ۱۳۲۷ھ/ ۲۲ مارچ ۱۹۰۹ء، صـ ۱۳۵-۱۳۶

[1] اس میں تفسیر سورۃ القیامۃ اور تفسیر سورہ ابی لہب پر تبصرہ شامل ہے۔

نوائے پہلوی [فارسی]	م۔م۔م	میثاق	۴/۱۳، ۴ ستمبر/ اکتوبر ۱۹۶۶ء، صـ ۹۱-۹۳
نوائے پہلوی [فارسی]	سید احمد قادری	زندگی	۲۰/۳ مارچ ۱۹۶۸ء، صـ ۵۵-۵۵
نوائے پہلوی [فارسی]	محمد سرور	فکر و نظر (راولپنڈی)	۵/۱۰ اپریل ۱۹۶۸ء، صـ ۷۹۲-۷۹۳
نوائے پہلوی [فارسی]	شبیب اعظمی	جامعہ	۵۸/۳ ستمبر ۱۹۶۳ء، صـ ۱۶۱-۱۶۲

حصّہ چہارم

- مولانا فراہی سے متعلق متفرق معلومات

الف : کتب

ب : مضامین

مولانا فراہیؒ سے متعلق متفرق معلومات :

(الف: کتب)

کتب	مصنف/مرتب	تفصیلاتِ اشاعت	نوعیتِ معلومات
آپ بیتی	عبدالماجد دریابادی	مکتبۂ فردوس، لکھنؤ ۱۹۷۸ء	مولانا فراہی کے تقویٰ، اہتمامِ عبادات اور علم و فضل کا ذکر (ص ۳۵۵)
تذکرہ دارالعلوم [حیدرآباد]	نصیر الدین ہاشمی	حیدرآباد دکن ۱۳۶۲ھ	مولانا فراہی و دارالعلوم (ص ۴۴ - ۴۵)، عثمانیہ یونیورسٹی کے نصاب کی تیاری میں مولانا کا حصہ (ص ۹۳)، انجمن ثمرۃ الادب کے صدر (ص ۹۲)
تصوف	سید وحید اشرف	دائرۃ المعارف، ریلوہ (بدون تاریخ)	مولانا فراہی کے سورۂ اخلاص کے ترجمے سے وحدت الوجود کا نظریہ ثابت کرنے کی کوشش، (ص ۱۰۶، حاشیہ نمبر ۱۱)
حیاتِ سلطانی [سلطان جہاں بیگم نواب بھوپال کی حیات و خدمات]	محمد امین زبیری مارہروی	عزیزی پریس، آگرہ ۱۹۳۴ء	علامہ شبلی کی جانب سے سیرۃ النبی کی تکمیل کے لیے مولانا فراہی اور مولانا سید سلیمان ندوی کے ناموں کی تعیین (ص ۲۰۱)
حیاتِ شبلی	سید سلیمان ندوی	مطبع معارف، دارالمصنفین اعظم گڑھ ۱۹۴۳ء	مولانا شبلی سے فیض یابی (ص ۹۶)، مولانا فراہی کے نام متعدد خطوط کا حوالہ (ص ۱۸۹، ۲۲۱، ۳۰۳، ۳۴۹، ۹۱۱، ۹۸۵، ۰۸۷)، ۱۸۹۵ء میں مولانا شبلی کو شمس العلماء کا خطاب ملنے پر ایم۔ اے۔ او کالج میں انجمن الادب کے زیراہتمام تہنیتی جلسہ اور مولانا فراہی کا اس موقع پر پیش کردہ عربی قصیدہ (ص ۲۵۱-۲۵۲)، ندوۃ العلماء کے طلبہ کو جدید طبیعیات کی کتاب الدروس الاولیہ کا درس (ص ۳۴۱-۳۴۳)، مولانا آزاد کا قرآن کریم سے عشق کامل مولانا فراہی کی صحبت کے زیر اثر (ص ۴۳۳)، دارالعلوم حیدرآباد کی پرنسپلی اور اس حیثیت سے مولانا فراہی کی تعلیمی خدمات (ص ۵۰۵ - ۵۱۵)، ۱۹۱۳ء میں مدینہ یونیورسٹی کے قیام کی تجویز اور ہندوستان سے اساتذہ کے لیے مجوزہ ناموں میں مولانا فراہی کی شمولیت (ص ۵۵۹)، ندوہ کے زیراہتمام ۱۹۱۱ء میں قرآن مجید کے مستند انگریزی ترجمہ کے لیے ایک کمیٹی کی تشکیل اور مولانا فراہی کا اس کے لیے انتخاب (ص ۵۸۲ - ۵۸۴)، یورپ کے فاسد خیالات و اعتراضات کے استیصال کے لیے ۱۹۱۳ء میں مجلس علم کلام کا قیام اور مولانا فراہی کی اس میں شمولیت (ص ۵۸۲ - ۵۸۵)، مدرسۃ الاصلاح اور مولانا فراہی (ص ۶۸۲ - ۶۹۰)، کراچی میں مولانا فراہی و مولانا عبید اللہ سندھی کی ملاقاتیں (ص ۶۸۵)، مولانا شبلی کی وفات پر ان کے ادھورے کاموں کی تکمیل کے لیے مجلس اخوان الصفا کا قیام اور اس میں مولانا فراہی کی شمولیت (ص ۷۶۹) وفات سے قبل مسودات کو مولانا فراہی اور سید سلیمان ندوی کو سپرد کرنے کے لیے مولانا شبلی کی وصیت (ص ۷۳۲ - ۷۳۳)، مولانا فراہی سے گہرے تعلقات اور ان کے بارے میں مولانا شبلی کے تاثرات (ص ۸۰۸)، الٰہ آباد یونیورسٹی کی پروفیسری کے دوران مولانا وارث حسن سے بیعت (ص ۸۳۲)۔
خطوطِ مشاہیر (حصہ اول)	عبدالماجد دریابادی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ، (بدون تاریخ)	بعض انگریزی الفاظ کے اردو ترجمہ پر مولانا فراہی و اکبر الٰہ آبادی کے مابین تبادلۂ خیال (مکتوب نمبر ۰، ص ۴۰-۴۱)
شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ	عبید اللہ سندھی	سندھ ساگر اکاڈمی، لاہور ۱۹۴۳ء	حدیث کے تئیں مولانا فراہی کے نقطۂ نظر پر تبصرہ، ص ۱۴۴-۱۴۵
شاہ ولی اللہ اور قرآن و حدیث	ادارہ طلوع اسلام، دہلی (مرتب) (مولانا عبید اللہ سندھی کے مقالات کا اردو خلاصہ)	جید برقی پریس، دہلی (بدون تاریخ)	مولانا فراہی اور حدیث (ص ۱۰-۱۱)

سیرۃ الفراہی مولانا اختر احسن اصلاحی کے مختصر حالات	محمد عنایت اللہ سبحانی	مکتبہ ذکری، رام پور، ۱۹۸۱ء	مولانا فراہی کے عزیز تلامذہ کا ذکر (ص ۳۰-۳۱)
قاموس الکتب اردو	مرتبہ انجمن ترقی اردو پاکستان زیر نگرانی ڈاکٹر عبدالحق	انجمن پریس، کراچی ۱۹۶۱ء	مولانا فراہی کی عربی تفاسیر و کتب کے اردو تراجم (ص ۳۹-۴۰، ۴۷، ۴۸، ۱۱۲)
قرآن حکیم کے اردو تراجم	صالحہ عبدالحکیم شرف الدین	شرف الدین الکتبی و اولادہ، بمبئی ۱۹۸۴ء	مختلف سورتوں کی تفسیر کے اردو تراجم اور مجموعہ تفاسیر فراہی کے بارے میں اندراجات مع تشریحات (ص ۳۳۸-۳۳۹)
قرآن کریم کے اردو تراجم (کتابیات)	احمد خاں	مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۱۹۸۷ء	مولانا فراہی کے تفسیری اجزاء کے اردو تراجم (ص ۱۶۷-۱۶۸)
قرآنی اصطلاحات اور علماء سلف و خلف	سید حامد علی	مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی ۱۹۸۸ء	"فی ملکوت اللہ" کی روشنی میں اللہ کی حاکمیت کے موضوع پر مولانا فراہی کے خیالات کا جائزہ (ص ۳۳۵-۳۴۴)
قصص القرآن	حفظ الرحمٰن سیوہاروی	ندوۃ المصنفین، دہلی ۱۹۵۳ء	مولانا فراہی کی تفسیر سورہ فیل کا تنقیدی تجزیہ (ص ۳۷۶-۳۸۹)
مشاہیر اہل علم کی محسن کتابیں	محمد عمران خاں ندوی	دارالمصنفین، اعظم گڑھ ۱۹۳۴ء	مولانا فراہی اور ان کی تصنیفات سے مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی اور مولانا مناظر احسن گیلانی کا استفادہ (ص ۱۲، ۱۸، ۵۰ بالترتیب)
معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ (الجزء الثانی)	یوسف الیان سرکیس	مطبعہ سرکیس، مصر ۱۹۲۸ء	مختلف سورتوں کی عربی تفاسیر اور الامعان فی اقسام القرآن کا ذکر (ص ۱۴۳۸)
مکاتیب سلیمان	مسعود عالم ندوی	مکتبہ چراغ راہ، لاہور ۱۹۵۳ء	مولانا فراہی کے مسودات کی طلب بغرض اشاعت (مکتوب نمبر ۱۲، ۱۵، ص ۳۲، ۳۹) الضیاء کے دو ماہ کے شمارے کے عوض امعان فی اقسام القرآن کی اشاعت کی تجویز

			(مکتوب نمبر ۱۹، ص ۴۲) جمہرۃ البلاغۃ سے متعلق استفسار اور اس کا جواب (مکتوب نمبر ۱۰۵، ۱۰۷، ص ۱۳۳، ۱۸۰)
مکاتیب شبلی (حصہ دوم)	شبلی نعمانی	دارالمصنفین، اعظم گڑھ ۱۹۲۷ء	مولانا فراہی کے نام ۷۷ خطوط اور ان کی زندگی، تعلیمی و تدریسی مصروفیات اور تصنیفی و تالیفی سرگرمیوں کے بارے میں مفید معلومات (مکتوب نمبر ۱-۷۷، ص ۱-۵۵)
مکاتیب گیلانی	منت اللہ رحمانی	دارالاشاعت رحمانی، مونگیر (بدون تاریخ)	دارالعلوم حیدرآباد کی پرنسپلی اور اس ادارہ کے لیے مولانا فراہی کی انتظامی و تعلیمی خدمات (ص ۲۹ حاشیہ نمبر ۱، ص ۳۹۲ و حاشیہ نمبر ۱) جامعہ عثمانیہ کا خاکہ (ص ۲۹۵، ۲۹۹)
مکتوبات سلیمانی	عبدالماجد دریابادی	شاہی پریس، لکھنؤ ۱۹۶۳ء	اسباق النحو سے متعلق استفسار کا جواب (ص ۴۹)، مولانا فراہی کی زندگی میں ان کی عربی تفسیر کے اردو ترجمہ نہ ہونے کی وجہ (ص ۳۳)، مولانا فراہی کی بیماری، علاج کے لیے سفر اور وفات کا ذکر (ص ۴۶)، مولانا فراہی دارالمصنفین کی مجلس کا رکن کے صدر کی حیثیت سے (ص ۲۸)
مولانا عبدالحی فرنگی محلی (حیات و خدمات)	غلام یسٰین	علی گڑھ، ۱۹۸۸ء	مولانا عبدالحی فرنگی محلی کے ارشد تلامذہ میں مولانا فراہی کا ذکر اور ان پر مختصر نوٹ (ص ۵۹)
وفیات ماجدی یا نثری مرثیے	عبدالقوی دریابادی (مرتب)	مولانا عبدالماجد دریابادی اکادمی، لکھنؤ ۱۹۷۸ء	مولانا سید سلیمان ندوی پر وفیات کے ضمن میں مولانا فراہی کے علم و فضل و زہد و تقوی پر اظہار رائے (ص ۶۹)

Istanbul, 1986	Ekmeleddin Ihsanoglu	World Bibliography of the Translations of the Meanings of the Holy Quran.

Entries about Urdu translation of Maulana Farahi's Commentaries of differens Surahs (Nos. 2316-29. 2391-29,pp.615-18,630)

ہندوستان میں عربی علوم وفنون کے ممتاز علماء اور ان کی خدمات	محمد یونس نگرامی	نامی پریس، لکھنؤ، ۱۹۶۹ء	مولانا فراہی کی ادبی خدمات کا ذکر مع مختصر تعارف اسثال آصف الحکیم، جمہرۃ البلاغہ وعربی دیوان (ص ۲۳۹-۲۴۰)
ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت (حصہ دوم)	مناظر احسن گیلانی	ندوۃ المصنفین، دہلی ۱۹۴۴ء	مولانا فراہی و نظم قرآن تفسیر نظام القرآن کے حوالے سے (ص ۲۷۹-۲۸۰)
ہندوستانی مسلمان	سید ابوالحسن علی ندوی	مجلس تحقیقات ونشریات، لکھنؤ، ۱۹۸۱ء	عربیت اور بلاغت میں مولانا فراہی کی استادانہ مہارت کا ذکر (ص ۵۰)
History of the M.A.O. College	S.K. Bhatnagar	Aligarh 1969	Appointment & Working of Maulana Farahi as Assistant Professor of Arabic in M.A.O. College (p.222). Leaving for Muir College, Allahabad (219)

(ب: مضامین)

مضمون	مضمون نگار	تفصیل اشاعت	نوعیت معلومات
الاصلاح (تبصرہ)	سید احمد اکبر آبادی	برہان، ۱۱/۳ ستمبر ۱۹۳۶ء	مولانا فراہی کا قرآنی ذوق اور علم قرآن سے ان کا خصوصی شغف (ص ۲۳۵)
الاصلاح (تبصرہ)	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن، ۱/۸ محرم ۱۳۵۵ھ	مولانا فراہی کی تفسیری مہارت اور دائرہ حمیدیہ کا تعارف (ص ۹۵-۹۶)
اصول تفسیر (تبصرہ) (مصنفہ محمد مالک کاندھلوی)	ماہر القادری	فاران، ۱۱/۴، اکتوبر ۱۹۶۳ء	باب اقسام القرآن پر اظہار خیال کے ضمن میں مولانا فراہی کے موقف کی وضاحت اور کتاب میں اس کا نوٹس نہ لینے پر حیرت (ص ۵)
انجمن مترجمین		علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ ۴ر دسمبر ۱۹۰۳ء	انگریزی کی مفید علمی کتابوں کے اردو میں ترجمے کے لیے

			ایک انجمن کا قیام۔ اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے مولانا فراہی و مولانا وحید الدین سلیم کا انتخاب (ص ۲)
ایک تاریخی تحریر۔ قطعہ تاریخ وفات علامہ شبلی نعمانی	شرف الدین اصلاحی	معارف ۱۴۴/۲، اگست ۱۹۸۹ء	دارالعلوم حیدرآباد میں مولانا فراہی کی تقرری کی قطعی تاریخ۔ ۳۰ جون ۱۹۱۴ء (ص ۱۵۲)
تراجم قرآن کی عالمی ببلیوگرافی (تبصرہ)	ظفر الاسلام	علوم القرآن ۱/۲، جولائی دسمبر ۱۹۸۶ء	مولانا فراہی کی تفسیری اجزاء کے اردو تراجم وغیرہ سے متعلق اس کتاب کی بعض فروگذاشتوں کی نشاندہی (ص ۱۴۲-۱۴۳)
تطور الشعر العربی فی الھند	محمد اسلم اصلاحی	ثقافۃ الھند، ۳۸/۳-۴، ۱۹۸۷ء	مولانا فراہی کی عربی شاعری کا مختصر تعارف (ص ۱۸-۱۹)
تفسیری رجحانات اور نئی تفسیر کی ضرورت	معین الدین اعظمی	برہان، ۴۹/۳ ستمبر ۱۹۶۲ء	مولانا فراہی کی تفسیر نگاری کی خصوصیت (ص ۱۹۲-۱۹۳) مولانا فراہی اور ڈاکٹر بنت الشاطی کے منہج تفسیر کا موازنہ (ص ۱۹۵) نظم قرآن و مولانا فراہی (ص ۱۹۷-۱۹۸)
التفسیر والمفسرون	یونس النجرامی	البعث الاسلامی، ۳۷/۶، ربیع الاول ۱۴۱۲ھ	مولانا فراہی کی حیات وخدمات کا مختصر جائزہ ص ۸۵-۹۰
تفسیر سورۂ فیل سے متعلق ایک مکتوب	ہدایت اللہ	دارالعلوم ۲/۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ	مولانا فراہی کی تفسیر سورۂ فیل پر اظہار خیال ص ۹
جوزف ہورووٹز	ظفر الاسلام	نامورانِ علی گڑھ تیسرا کارواں جلد دوم (افکار و نظر کا خصوصی شمارہ) مارچ ۱۹۹۱ء	ایم۔ اے۔ او کالج علی گڑھ میں عربی کے اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے مولانا فراہی کی تقرری و کارکردگی (ص ۳۴-۳۵) پروفیسر جوزف سے عبرانی زبان کا تعلم اور انھیں عربی زبان کی تعلیم (ص ۳۵)
چند مشہور تفاسیر	معروف شاہ شیرازی	سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) ۱۳/۵ نومبر ۱۹۶۹ء (جلد دوم)	مجموعہ تفاسیر فراہی پر مختصر نوٹ (ص ۶۲۲-۶۲۳)

حروف مقطعات۔ ایک علمی بحث	محمد رضی الاسلام ندوی	حیات نو ۱/۲-۳، دسمبر ۱۹۸۹ء جنوری ۱۹۹۰ء	حروف مقطعات کے بارے میں مولانا فراہی کا نقطۂ نظر (ص ۱۶-۱۷، حاشیہ نمبر ۱)
خلیل الرحمن اعظمی	مرزا خلیل احمد بیگ	نامورانِ علی گڑھ تیسرا کارواں جلد دوم محولہ بالا	مولانا فراہی کے ذکر خلیل الرحمن اعظمی مرحوم کے پھوپھا ہونے کا ذکر (۲۴۲-۲۴۳)
دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر	اسرار احمد	ماہنامہ حکمت قرآن لاہور ۹/۱-۲ جنوری-فروری ۱۹۹۰ء	مولانا فراہی کے طریق "تدبر قرآن" سے روشناسی (ص ۷) دیوبند و علی گڑھ کے مابین قرآنی فکر کا تیسرا سوتا مولانا فراہی کی ذات (ص ۱۲-۲۱) مولانا فراہی کی حیات و خدمات پر مختصر نوٹ (ص ۱۲-۱۵ حاشیہ ۱) مولانا فراہی، مولانا شبلی و مولانا آزاد کے افکار کا تقابلی مطالعہ (ص ۱۳-۱۴) مولانا فراہی سے متعلق تاثرات (ص ۱۳۸)
دلائل القرآن	نجم الدین اصلاحی	برہان، ۲۵/۲، اگست ۱۹۵۰ء	تفسیر سورہ قیامہ کے حوالہ سے اس موضوع پر مولانا فراہی کے خیالات کی وضاحت (ص ۹۴-۹۷)
ذاتی ڈائری کا ایک ورق	ابو علی	فاران، ۱۵/۱۲، اپریل ۱۹۶۳ء	مدرسۃ الاصلاح کے فارسی اور صرف و نحو کی درسیات پر اظہار خیال (ص ۳۰-۳۱) مولانا فراہی کے متعین کردہ نصاب فقہ پر تنقیدی رائے زنی (ص ۳۱-۳۲)
ذکر سہیل	افتخار اعظمی	رسالہ اردو ادب علی گڑھ ستمبر ۱۹۸۱ء	مولانا فراہی سے مولانا اقبال سہیل کا استفادہ اور مولانا فراہی کی علی گڑھ زندگی سے متعلق مفید معلومات (ص ۵۸-۶۱)
رجم کے بارے میں مولانا امین احسن اصلاحی کے خیالات	مجیب اللہ ندوی	الرشاد، ۱۰/۱۹، نومبر ۱۹۸۹ء	حد رجم پر مولانا فراہی کے خیالات کا نقد (ص ۹)
الصلۃ الثانیۃ فی علل التعلیم فی المدارس الاسلامیۃ فی الہند	تقی الدین ہلالی	الضیاء ۱/۱۱، نومبر ۱۹۳۲ء	پھر پہلا اعظم گڑھ ہی میں ۱۹۳۲ء میں مولانا فراہی سے شیخ تقی الدین ہلالی کی ملاقات، دوبارہ ۱۹۲۹ء میں

			مسجد حرام میں ملاقات اور ان کی فرمائش پر اپنی سوانح سے متعلق مولانا کی مختصر تحریر کا ذکر (ص ۳۸)
فن اصول تفسیر۔ ایک جائزہ	عتیق احمد قاسمی	برہان، ۷۶/۱، جنوری ۱۹۷۶ء	اصول تفسیر پر مولانا فراہی کی تصنیفی خدمات کا ذکر (ص ۳۶)
قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر	محمد عالم مختار حق	سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) ۱۳/۵، نومبر ۱۹۷۹ء (اشاعت دوم)	مولانا فراہی کے چند تفسیری اجزاء کے اردو تراجم سے متعلق تفصیلات اشاعت (ص ۹۳۵)
مدرسۃ الاصلاح۔ ایک تعلیمی ادارہ	شرف الدین اصلاحی	مقالات تذکرہ ملی تعلیمات نبوی (نظریہ و فلسفہ تعلیم اسلامی) (مرتبہ حکیم محمد سعید) ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی ۱۹۸۵ء (جلد دوم)	مولانا فراہی کا تصور تعلیم اور ان کا تشکیل کردہ نصاب تعلیم (ص ۱۳۱-۱۳۲)
مدرسۃ الاصلاح	—	الاصلاح، ۱/۶، ستمبر ۱۹۳۶ء	مدرسۃ الاصلاح و مولانا فراہی پر معارف، فاران، مدینہ، الجمعیۃ، ملت و رسالہ اردو کے تاثرات کا خلاصہ (ص ۵۶-۶۰)
مراکز المسلمین التعلیمیۃ فی رغال اعظم گڑھ	محمد نعیم صدیقی	ثقافۃ الہند ۲۱/۴، اکتوبر ۱۹۷۰ء	مدرسۃ الاصلاح کی ترقی بالخصوص تعلیمی نصاب کی تشکیل میں مولانا فراہی کی خدمات (ص ۵۷-۶۱)
مسلم ورلڈ بک ریویو۔ قرآن نمبر (تبصرہ)	ظفر الاسلام	علوم القرآن، ۳/۱-۲، جنوری-دسمبر ۱۹۸۸ء	اصول تفسیر اور نظم قرآن سے متعلق مولانا فراہی کی مطبوعات کی نشاندہی (ص ۱۳۶)
مولانا شبلی کا ایک جلیل القدر شاگرد (سہیل اقبال)	عبد العلی آسفی	فاران، ۱۰/۱، اپریل ۱۹۵۸ء	ابتدائی کلمات میں سہیل اقبال سے قبل مولانا فراہی کا مختصر بیان (ص ۲۵)
مولانا عبد الرحمن نگرامی	ابو علی	فاران، ۱۳/۱۱، فروری ۱۹۶۲ء	مدرسۃ الاصلاح کی غرض و غایت (ص ۲-۳) مولانا فراہی و انجمن خدام الدین (ص ۳)
مولوی فیض الحسن سہارنپوری	شیخ نذیر حسین	معارف ۱۲/۳، ستمبر ۱۹۸۹ء	مولانا فیض الحسن کی شاگردی اور ان کے عربی دیوان کی ترتیب (ص ۲۰۲، ۲۰۳)

مولانا ابوالليث اصلاحی قرآن وحدیث پر گہری نظر رکھتے تھے	ابوبکر اصلاحی	ماہنامہ رفیق منزل۔ مولانا ابوالليث اصلاحی ندوی خصوصی شمارہ (نئی دہلی) ۴/۱۱، اکتوبر ۱۹۹۱ء	مولانا فراہی سے مولانا ابوالليث اصلاحی کے استفادہ پر اظہار خیال (ص ۱۵)
مولانا ابوالليث کی قرآنی خدمات	ابوسفیان اصلاحی	رفیق منزل، محولہ بالا شمارہ	مولانا فراہی کی قرآنی خدمات کے تعارف میں مولانا ابوالليث اصلاحی کا حصہ (ص ۱۰۲)
مولانا ابوالليث اصلاحی کے آخری لمحات	نظام الدین اصلاحی	رفیق منزل، محولہ بالا شمارہ	مولانا فراہی کی تفسیر سورۂ فیل پر مولانا ابوالليث اصلاحی کے حوالے سے مولانا مناظر احسن گیلانی کے تاثرات کا ذکر اور اس تفسیر سے مولانا ابوالليث اصلاحی کے عدم اتفاق کا بیان (ص ۱۹۵)
نجات کی راہ۔ سورۃ العصر کی روشنی میں	اسرار احمد	میثاق، ۴۰/۹، ستمبر ۱۹۹۱ء	مولانا فراہی کی تفسیر سورۃ العصر کی اہمیت کی وضاحت اور اس سے جابجا استشہاد (ص ۳، ۲۳-۲۶، ۲۹)
نظم قرآن وعلماء ہند	عبید اللہ فہد فلاحی	حیات نو، ۱/۴ اکتوبر ۱۹۸۶ء	نظم قرآن و مولانا فراہی کا نقطۂ نظر (ص ۱۱-۱۳)
نظم قرآن: تاریخ و تحقیق	احمد اقبال قاسمی	فکر ونظر، ۲/۱، جولائی ستمبر ۱۹۸۶ء	نظم قرآن و مولانا فراہی، ص ۵۲-۵۳
ہندوستان میں عربی شاعری کا ارتقاء	محمد اسلم اصلاحی	فکر ونظر (علی گڑھ) ۱۹/۳، ۴ جولائی ۔ دسمبر ۱۹۸۲ء	مولانا فراہی کی عربی شاعری پر مختصر تبصرہ (ص ۲۱-۳۲)